سلسلہ الہاشم ۵

گنجِ عرفان

دوہڑے حضرت سائیں لبھو شاہؒ (بزبان پنجابی)

مریدِ خاص جناب زبدۃ العارفین مقبول بارگاہِ ربّانی

حضرت میاں نتّھے شاہؒ (پوتا حضرت محمد ہاشم شاہ قدس سرہ)

کتاب ملنے کا پتہ

سجادہ نشین فیاض احمد قادری نوشاہی ہاشمی

مقام: 69/12/L کماند

براستہ بوریوالا تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

فون نمبر: 03457092925

مختصر سوانح عمری و احوالِ زندگی

حضرت سائیں لبّھو شاہؒ قادری نوشاہی

آپؒ 1930 بکرم 1295 ہجری 1873ء کو وڈیں جگدیں امرتسر میں پیدا ہوئے آپؒ کا اصل نام فتح دین تھا آپ کے والد کا نام فضل دین قوم کے کمبوہ تھے 1945 بکرم کو آپؒ کی عمر 15 پندرہ برس ہوئی تو آپ کے والد صاحب وفات پا گئے باقی سب بہن بھائی آپ سے چھوٹے تھے گھر میں بڑے ہونے کے ناطے تمام ذمہ داری آپؒ پر آپڑی گھریلو ذمہ داری کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام بھی کرنا پڑا۔ آپؒ شروع سے ہی متقی اور پرہیزگار تھے آپؒ جوان ہوئے تو شادی ہوگئی لیکن چند سال بعد آپؒ کی بیوی فوت ہوگئی۔ جب آپؒ کو دوبارہ شادی کیلئے کہا تو آپؒ نے انکار کر دیا۔ چونکہ آپؒ عاجزانہ اور عشقِ محمدی ﷺ میں زندگی گزارنا چاہتے تھے۔ اس وقت آپؒ کی عمر اٹھائیس برس تھی جب آپؒ عشق الٰہی کی جھلک سے سرشار ہوئے اور طریقت کے سفر میں روانہ ہوئے۔ تو سیدھے ایک مست قلندر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو وہ مرد آپؒ کو دیکھتے ہی سمجھ گیا اور کہنے لگا تم سیدھا سندھ شہباز قلندر کی بارگاہ میں چلے جاؤ تمہیں اپنے مقصد کی چابی وہاں سے ملے گی۔ آپؒ نے گھر بار چھوٹے بھائی خیر دین کے سپرد کیا اور سیون شریف کی طرف چل دیئے شب و روز کر کے کافی مسافت کے

بعد آپؒ شہباز قلندر کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حاضری کے بعد آپ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص آپؒ کے پاس آیا اشارہ سے بلایا اور کہا ہمارے مرشد پاک آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپؒ اٹھے اور اس شخص کے ہمراہ مرشد پاک کے پاس حاضر ہوئے آپس میں بات ہوئی تو وہ بزرگ بولے جن کا نام حضرت نادر شاہ قلندر تھا جو شیر ببر کی سواری کرتے تھے۔ بابا لبّھو سائیں کو بلایا اور فرمایا تمہارا اتار آ گیا ہے تم فوراً اپنے گھر چلے جاؤ آپؒ نے پوچھا میرا گھر کہاں ہے تو حضرت نادر شاہ قلندر نے کہا سید ہاشم شاہؒ جگدئے والے۔ آپ نے تین دفعہ پوچھا اور مردِ قلندر نے تین دفعہ بتایا۔ آپؒ جلدی سے کھڑے ہوئے اور سید ہاشم شاہؒ قادری نوشاہی کا خیال دل میں لئے چل پڑھے آخر کار گھومتے پھرتے آپؒ دربار حضرت سید ہاشم شاہؒ میں پہنچے جو اسٹیشن رعیہ خاص نارووال میں آج بھی موجود ہے اس مقام کو جگدئے ہاشم شاہؒ بھی کہتے ہیں۔ حاضری دی اور وہیں پڑاؤ کیا اس عالی شان دربار پر جلیل القدر بزرگ حضرت سید حیات شاہؒ قادری کا فیضان جاری تھا اور بڑی بڑی معتقد ہستیاں منور ہو رہیں تھیں آپؒ نے کچھ سال وہاں خدمت کی اور بہت سے علوم سیکھے۔ ایک دن سید صاحب نے بابا کو بلایا اور کہا کیا چاہیے تو آپؒ نے کہا گھر چاہیے تو سید بادشاہ مسکرا دیئے۔ اور کہا تمہارا گھر حضرت سید محمد احمد شاہ عرف ننھے شاہؒ نے بنایا ہے۔ وہاں جاؤ جگدئے کلاں ضلع امرتسر

میں کیونکہ سید محمد احمد شاہ عرف نتھے شاہؒ جناب قبلہ سید محمد حیات شاہ قادریؒ کے مرید خاص اور سگے بھائی ہیں۔ آپؒ جگد ئے تشریف لے گئے وہاں آپ نے جا کر بیعت کی اور خدمتِ مخلوقِ خدا میں مصروف ہوئے۔ حضرت سید نتھے شاہؒ نے آپؒ کو تصّوف طریقت و معرفت کے دریا میں سیر کروائی پھر آپؒ نے پیر و مرشد کی خدمت میں زندگی گزار دی اور ذکر الٰہی میں ایسے مشغول ہوئے کہ گھر بار سب چھوڑ دیا اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ ذِکرِ الٰہی سنتِ نبوی اور مرشد پاک کے نام پر وقف کر دیا۔ ایک دن حضرت نتھے شاہؒ نے فرمایا کہ سائیں جاؤ اور اپنے گھر والوں کی خبر لو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں اس وقت آپؒ اپنے وقت کے کامِل ولی اور عارف بِاللہ تھے۔ آپؒ کے چھوٹے بھائی خیر دین جو کھیتی باڑی کے سلسلہ میں انڈیا کے دور دراز علاقے منٹگمری آئے ہوئے تھے۔ جس کا نام پاکستان بننے کے بعد اب ساہیوال ہے اور بوریوالا کے قریب چک 69/12 ایل کمانڈ جو رئیس اعظم ملک محمد فاضل کا گاؤں ہے۔ جب آپؒ یہاں پہنچے تو اس وقت گندم کی کٹائی شروع تھی اور چھوٹا بھائی خیر دین بھی گندم کی کٹائی میں مصروف تھے۔ بھائی کو ملے خیریت دریافت کی اور اپنے حصہ کی گندم کاٹنے کیلئے درانتی لی۔ اور حضرت سائیں لبّھو شاہؒ نے گندم کاٹنا شروع کر دی ایک بھری گندم کاٹی ہو گی کہ درانتی خود گندم کاٹنے لگی۔ اور جب ایک بھری گندم اکٹھی کی تو بقایا خود بخود اکٹھی

ہونے لگی۔ اور جب بھری سر پر اٹھائی تو بھری سر کے اوپر چلنے لگی۔ یہ سارا معاملہ موقع پر لوگوں نے دیکھا اور حسن بخش لنگڑیال نے بھی دیکھا اور چوہدری خیر دین کو بتایا انہوں نے بھی دیکھا سب حیران ہو گئے اور بابا سائیں لبّھو شاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معافی مانگی۔ بقایا سارا کام خود کرنے کو ترجیح دی۔ اور بابا جی نے ایک شعر فرمایا۔

اسیں ناں پت کِسے اُچی کُل دے نا راج ناں جنگ بہادر
ناں کوئی ساڈا خویش قبیلہ نہ کرنی وچ اُجاگر
نہ کوئی جوگ جتی نہ عالم نہ سختی دے وچ صابر
نام دی لاج پیر نوں لبّھو جے پاڑے ہستی دی چادر

۱۹۶۶ بکرم، سن ۱۹۰۹ء ۱۳۲۷ ہجری کی بات ہے جب آپؒ کے مرشد پاک حضرت نتھے شاہؒ کا آخری وقت آیا تو گھر والوں سے فرمایا آج ہمیں سائیں لبّھو شاہؒ چاہیے تو گھر والوں نے آپؒ کے بڑے صاحبزادے علی اکبر کو آگے کر دیا اور عرض کی کہ سائیں لبّھو شاہؒ تو اس وقت بوریوالا سے آگے چک کماند گئے ہوئے ہیں آپؒ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا کہ آج ہمیں سائیں لبّھو شاہؒ چاہیے تو گھر والوں نے پھر وہی جواب دیا اور تیسری مرتبہ اسی طرح ہوا اتنے میں کیا دیکھا کہ سائیں لبّھو شاہؒ آنکھ

جھپکنے میں چک کمانڈ سے امرتسر جگہ پہنچ گئے اور مرشد پاک کے قدموں کی جانب ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ تو آپؒ کے مرشد پاک آپ کو دیکھ کر خوش ہو گئے اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی اٹھا کر آپؒ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے وہ، یہ ہے وہ، یہ ہے وہ بس یہ الفاظ تین دفعہ فرمائے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس وقت کو سامنے رکھتے ہوئے آپؒ نے ایک پنجابی شعر لکھا

(اوہ مینوں اک دم نیں بھلے کجھ سُخن جیڑے تساں بولے
اوسے سُخن دے بدھے ماہیا اساں پھار ہجر دے تولے
ایس وصف دی خبر نہ مینوں تسیں دس کے ہو جانا اولے
بھور بلبلاں تکدے لبّھو جویں چیت پھگن دے جھولے)

تو پھر مرشد پاک کے کفن دفن کا انتظام کیا اور پھر مزار پر جاروب کشی اختیار فرمالی اور آپؒ کے کھانے وغیرہ کا انتظام مائی صاحبہ خود فرماتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپؒ کھانا کھانے کیلئے گھر کی طرف تشریف لا رہے تھے راستے میں آپکے مرشد پاک کے بڑے بیٹے اکبر علی شاہ ملے تو انہوں نے پوچھا سائیں لبّھو شاہؒ کہاں جا رہے ہو، تو کہا کھانا کھانے تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کے دیکھو سائیں لبھو شاہ فقیر ہیں اور کھانا کھانے گھر جا رہے ہیں تو آپؒ نے سوچا یہ بات مرشد پاک کی طرف سے ہے اور

وہیں سے واپس مزار پر تشریف لے آئے اور آخری سلام کیا اور جنگل کی طرف چل دیئے پھر وہاں سے سیدھے لائل پور جس کا نام اب فیصل آباد ہے اور سمندری کے درمیان نہر کنارے ایک شیشم کا درخت تھا اس کے نیچے آ کر بیٹھ گے اور ذکر الٰہی صفتِ رسول اللہ اور صفت امام حسن و حسینؑ میں مشغول ہو گیئے عصر کے وقت اٹھتے اور جنگل سے ایک کوڑ تماں توڑ کر لاتے اور اسے دھو بنا کر سامنے راکھ لیتے جب بھوک لگتی تو وہ تماں زبان پر رکھ لیتے کڑوا لگتا تو رکھ دیتے اور خود سے فرماتے کے ہاں بڑا شور مچایا تھا کہ بھوک لگی ہے اب کھاو اسے کھاتے کیوں نہیں اسی طرح باراں سال گزار دیئے، اور ادھر صاجبزادہ اور باقی عقیدت مند آپؒ کو تلاش کرتے رہے کہیں آپؒ کا پتہ نا چلتا آخر کسی نے بتایا فیصل آباد کی فلاں نہر کے کنارے درخت کے نیچے ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے جو نا کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور نہ کسی سے بات کرتا ہے سوچا کے وہ سائیں لبّھو شاہ ہی ہوں گے صاجبزادہ صاحب نے کھانا پکوایا اور امرتسر جگدے سے پیدل فیصل آباد کی طرف چل پڑے چک 41 گ ب کے قریب نہر کے کنارے آپؒ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا کہ سائیں میں کھانا پکوا کر لایا ہوں اس لیے آپؒ کھانا کھالیں تو آپؒ صاجبزادہ صاحب کو دیکھتے ہی فوراً ادب سے اُٹھ کھڑے ہوئے کھانے سے اک لقمہ اٹھایا اور اپنے منہ میں ڈال لیا فرمایا کہ اگر آپ

کھانا کھانے کیلے نہ کہتے تو سائیں ساری زندگی کھانا نہ کھاتا اور پھر آپؒ کو ساتھ جانے کو کہا تو آپؒ جانے کیلے تیار ہو گئے اور پھر آپ سیدھے اپنے پیرو مرشد سید محمد احمدعرف نتھے شاہؒ کے مزار شریف پر تشریف لائے اور سلام کیا اسمِ گرامی مرشد کامل مصنف ذکرِ حاصل کردن حیات جاودانی مرشد کامل آپ نے یوں فرمایا۔

اُنی (۱۹۵۸) سواٹھونجہ بکرم در پیر دے جا کھلوتا
نتھے شاہ ہے اسم گرامی سید ہاشم شاہ دا پوتا
راہ توحید سکھایا مینوں بناں مرشد بندہ کھوتا
لبّھُو جس تسبی دا منکا اوہناں اوتھے ای پکڑ پروتا
اُنی سو چھیاسٹھ(۱۹۶۶) بکرم اتے جیٹھ اُنی دن بیتا
سن اُنی سونو(۱۹۰۹) تے مئی اکتی جد کوچ جناب نے کیتا
تیراں سو ستائی۱۳۲۷ہجری بھر جام ذائقہ تُل پیتا
سوموار دا روز لبّھُو شاہ اوہناں راہ فردوس دا لیتا
پُتراں چوں اک آپ دا پوتا اوہدا حیدر نام پیارا
وقت اخیر دے یاد کیتونے کجھ بولکے ذرا کرارا

حیدر حاضر ہویا ناہیں کیتا طرف غریب اشارہ
لبّھو شاہ کر تِن اشارے میرا کر گئے پار اوتارا

رہائش مصنف:۔

قبراں دے وچہ گزر ہے میری جگدیاں توں قطب دی بائی
سُرین سنگھ اوہدی ال شرابی اہہ جُھگی اوس بنائی
رویل سنگھ اوہدے چاچے دا پُت اوہن آن کے نہیہ دھرائی
لبّھو شاہ لے اوٹ پیر دی میں اس جا گھڑی لنگھائی
اُنی سو چھیاسی (۱۹۸۶) بکرم میں ایتھے ڈیرا لایا
مسلماناں ہمدردی کیتی وچہ کھوہا آن لوایا
اُنی سو چرانویں (۱۹۹۴) دے وچ ہیر لکھن تے قصد اُٹھایا
چنگا مندا اک سالوں اندر لُبھو مولا توڑ چڑھایا)

اور پھر ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ آپ خلق خدا کی خدمت میں مصروف ہو گے اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ دنیاوی ادبی تعلیم سے بھی آراستہ کرتے ان دنوں آپؒ نے اپنے چھوٹے بھائی خیر دین کے پوتے محمد حسین ولد فقیر محمد کو گود لیا آپؒ نے اسے دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو حالات کو

مدِنظر رکھتے ہوئے محمد حسین کو اپنے بھائی کے پاس بوریوالا چھوڑ گئے

(مختصر کرامات):۔

آپؒ وظیفہ کرتے اور وظیفہ کے دوران آپؒ کے جسم کا ہر جوڑ جدا ہو جاتا تھا ایک مرتبہ آپؒ اپنے جانوروں کو چارہ ڈال رہے تھے کہ اچانک ایک شخص آپؒ کے پاس آ کر کہنے لگا سرکار مجھے بچا لو مجھے پولیس پکڑ رہی ہے آپ نے فرمایا یہ لو کپڑا اور جانوروں کو چارہ ڈالو اتنے میں پولیس بھی آ گئی اور آپؒ سے پوچھنے لگی یہاں ہمارا ایک بھاگا ہوا آدمی آیا ہے آپؒ نے فرمایا یہاں وہ آدمی آیا ہے جو چارہ ڈال رہا ہے تمہارا ہے تو لے جاؤ پولیس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو کہنے لگے یہ ہمارا آدمی نہیں ہے تو ان کی نظریں انہیں پہچان نہ سکیں اور چلے گئے اسی طرح ایک مرتبہ آپؒ کی بھینس کسی زمیندار کے کھیت میں چلی گئی اور کافی فصل اجاڑ دی سکھ زمیندار نے آ کر شکایت کی تو آپؒ نے اپنے ایک مرید جس کا نام اللہ داد تھا فرمایا جا کر دیکھو جب زمیندار اس آدمی کے ساتھ گیا دیکھا جہاں سے فصل کھائی تھی پہلے سے بھی زیادہ کھڑی تھی زمیندار دیکھ کر حیران رہ گیا اور آپؒ سے آ کر معافی مانگی پس اسی طرح وقت گزرتا گیا اور طبیعت میں صوفیانہ انداز اُبھرا اپنے مرشد کو خیال میں رکھتے ہوئے (باراں امام) اور پھر جب تھرپال شریف دربار حضرت سید محمد ہاشم شاہ قادری نوشاہی حاضر ہوئے تو بے ساختہ (چہاردہ معصوم)

کہنے شروع کیئے کلام کہتے کہتے آپؒ پر بھاری وجد طاری ہوا جس میں آپؒ نے اپنے سر کے بال اکھاڑ دیئے جو بابا ہاشم شاہؒ کے قدموں میں ایک برنا کا درخت تھا جو آج بھی موجود ہے اس درخت کے نیچے دفن کیئے آپؒ اس درخت کے نیچے سید ہاشم شاہؒ کے نام کی صفیں بچھاتے اور میلہ پے خوب رونق لگاتے لنگر تقسیم کرتے، وقت گزرنے کے ساتھ معرفت کا کلام جاری رہا جس میں پنجابی زبان میں ہیر رانجا، سسی پنوں، دوھڑے، کافیاں، گنج عرفاں، اور نوشاہی اٹھوارہ تحریر کیے جس میں صفت خداوندتعالیٰ صفت جناب رسولِ پاک ﷺ صفت جناب امام حسنؑ وحسینؑ بیان فرمائی آپؒ سادہ مزاج اور اخلاق پسند اور لوگوں کو دینی اور دنیاوی مشکلات کا حل بتاتے آپ کے فیضانِ طریقت میں دو بزرگ آج بھی آپؒ کا مقام رکھتے ہیں حضرت پیر بلند شاہؒ کا مونکی ضلع گوجرانوالا اور حضرت لعل شاہؒ شاہ کوٹ والے یہ دونوں بزرگ باباجی سائیں لبھو شاہؒ صاحب کی طریقت میں شمار تھے اور آج بھی ان کا سلسلہ نصب چل رہا ہے اور لوگوں کو فیضِ روحانی مل رہا ہے اور انشاءاللہ ملتا رہے گا یہ بات حافظ حکیم پیر سید شہزاد علی شاہ جو کہ دربارِ عالیہ سید محمد ہاشم شاہؒ کے گدی نشین ہیں ان کی والدہ ماجدہ جو ایک درویش بزرگ تھیں اور حضرت نتھے شاہؒ کی پوتی تھیں وہ فرمایا کرتیں کے جب سائیں لبھو شاہؒ تھرپال شریف آتے تو میرے

لیئے انڈیا کی گرم اون کی چادر لے کر آتے اور قدموں میں سلام کرتے اور خوش ہوتے
جب میں انہیں کھانا دینے جاتی تو وہ خوشی سے نعرہ لگاتے اور لٹوں والا سر ہلاتے۔
حکیم سید شہزاد شاہ گدی نشین دربار حضرت ہاشم شاہؒ فرماتے ہم ایک دن رات 2 بجے
اپنے مرشد پیر سید محمد اکبر شاہؒ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا جب 14 اگست اُنئ
سوسنتالیس (1947) کو پاکستان وجود میں آیا تو قتل و غارت کا سلسلہ جاری تھا
سائیں لبّھو شاہؒ ہمارے جگدئے والے گھر تشریف لائے اور دستک دی میں باہر آیا تو
بابا جی سائیں لبّھو شاہؒ نے فرمایا جلدی کریں اور فوراً یہاں سے نکل جائیں حالات کے
پیش نظر بابا سائیں کی بات سنتے ہی سب گھر والے جگدئے سے تیار ہو کر تھرپال
شریف کی طرف چل دیئے دادا پاک فرماتے ہیں تھوڑی دور جا کر ہم نے پیچھے دیکھا تو
میں زور سے چلایا سکھوں کا ایک جتھا برچھے اور نیزے لے کر حضرت سائیں لبّھو شاہؒ
کو شہید کرنے کے لیے آ گیا لوگ بتاتے ہیں آپؒ نے فرمایا تم ہمارا کچھ نہیں کر سکتے تو
آپ دیکھتے ہی دیکھتے ہوا میں پرواز کر گئے اس وقت آپ کے پاس دو مرید بھی تھے
انہیں بھی ساتھ لے گئے اور فضا میں جا کر فرمایا جس کے پاس ہمت ہو وہ ہمارے
پاس آئے۔ وہ سب حیران ہو گئے اور تعجب سے دیکھنے لگے پھر آپ نے فرمایا ہم یار کی
رضا مانتے ہیں اور اپنے مالک کے حکم کے باندھے ہوئے ہیں اس لیئے آپ کا جو جی

چاہے کریں آپ نیچے زمین پر تشریف لے آئے سکھ آگے بڑھے آپ کو اور آپ کے
دونوں مریدوں کو شہید کر دیا اس طرح اکتی اگست انی سو سنتالی شام پانچ بجے آپ کی
شہادت ہوئی اِنا اللہِ و اِنا الیہ راجعون سید محمد اکبر شاہؒ فرماتے ہیں اس وقت ہم قافلے
کے لوگ دریا چناب پر پہنچ چکے تھے ایک کشتی لوگوں کو پار لے جا رہی تھی اسے اشعارہ
کیا لیکن وہ نہ رکی ہم گھبرا گئے اچانک میرے دائیں جانب اک خالی کشتی آئی نقاب
پوش ملاح نے اشارہ کیا اور کہا بیٹھو کشتی میں، میں نے کہا ہم نے تھر پال شریف جانا
ہے نقاب پوش ملاح نے اشارہ کیا بیٹھو ہم بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد دوسرا کنارہ دیکھائی
دیا ہم خوش ہو گئے سید محمد اکبر شاہؒ فرماتے ہیں اُتر کر میں اور میرے والد صاحب سید
عالم شاہؒ بادشاہ جو قاضی بھی تھے ہم نے پوچھا ملاح سے کیا دیں تمیں وہ نقاب پوش
ملاح ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا کہا مجھے پہچانا نہیں ہم اک دوسرے کو دیکھنے لگئے والد
صاحب نے اسے چاندی کے سکے دینے چاہے لیکن اس نقاب پوش ملاح نے جب
نقاب اتارہ ہم حیران ہو گئے وہ آپ سائیں لبّھو شاہؒ سرکار تھے فرمایا سرکار میں آپ کا
خادم ہوں جائیں آپ کو اب میں اسی طرح ملوں گا۔ بعد میں میرے والد محترم حکیم سید
مختار احمد شاہ سجادہ نشین دربار سید ہاشم شاہؒ فرماتے ہیں میں نے کئی بار لبّھو شاہؒ کی
زیارت کی ہے شیر کی سواری کرتے ہیں دو مرتبہ میرے پاس آئے میری مدد کی اور چلے

گئے آپ کا دربار عالیہ جگدے امرتسر انڈیا میں آج بھی ہے جہاں سے ہزاروں لوگ روحانی فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔

آپ کے پہلے خلیفہ حضرت سائیں بلند شاہؒ صاحب تھے جنہوں نے 1947 سے لے کر 1980 تک آپ کی ہدایت شمع روشن رکھی اور آج بھی روشن ہے آپ کا وصال 1980 میں ماڑی ٹھکراں کامونکی ضلع گوجرانوالا میں ہوا آپ کی عمر چھیاسی سال تھی دربار عالیہ بھی وہیں موجود ہے آپ کے بعد حضرت بابا تاج دین ایک روشن چراغ ثابت ہوئے آپ نے 1980 سے لے کر 1999 تک حضرت سائیں لبّھو شاہؒ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سے لوگوں کو فیض روحانی سے مستفید کرتے رہے آپ کا مزار حضرت سائیں بلند شاہؒ صاحب کے پہلو میں ہے جہاں ہر سال 26,27 جون ہاڑ کی 12,13 کو دھوم دھام سے عظیم الشان عرس منایا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ آپ کا سالانہ عرس مبارک مورخہ 31 اگست کو زیرِ صدارت سجادہ نشین فیاض احمد صاحب ولد محمد حسین کمبوہ قادری نوشاہی چکنمبر 69/12.L کماند ند د بوریوالا میں آج بھی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے جس میں صاحبزادہ حضرت برکت علی چشتی صابری بدوکی لاہور، حضرت شہزاد علی شاہ لاہور، حضرت بابا محمد رفیق کامونکی، بابا محمد عارف نوشاہی فتح پور، بابا نذر فرید چشتی صابری ماچھیوال، اور اس کے

علاوہ ہزاروں عقیدت مند شرکت فرماتے ہیں۔

(از قلم سجادہ نشین **فیاض احمد ولد محمد حسین** قادری نوشاہی)

﴿کافی﴾

تیرے کھیت وچ جمیائی
جاڑا دلدّریا گھوک ستوں
توحید دی لے لاہل پنجالی
ذکر فکرتوں لادے ہالی
واہ گھتھا بھرم دا پاڑا
کام کرودھدے بوجے پُٹ دے
موہ ہنکارپٹ ہنے سٹ دے
پھڑ لو ہبھ نوں گھت اجاڑا
کہی نفی نال بنھ کیارا
کرلا اپناں کھیت نیارا
آلاج نہ مارے دھاڑا
واہ پیلی جو صبر سہاگا
پہی ہستی پھر توں وڈبھاگا
تیرا واہن نہ رہ جائے ماڑا

دل نوں کھیت سمجھ لا بھائی
رمز فقر دی کرلا بیائی
ایہہ وقت ہے کوئی دیہاڑا
بیج مراد دا اگیا جانی
تصور دا پھر دیویں پانی
جھاڑ عشق دا ہو جائے گاڑھا
گل گیا بیج زمیں وچ سارا
جھاڑ ہے اس بی دا بستارا
ایہہ موتو ادا ہے اکھاڑا
لبّھُو شاہ گل پیر سنائی
جس نے ہستی خاک ملائی
اوہ ہو گیا جگ دا لاڑا
دلدّ ریا گھوک ستوں
تیرے کھیت وچ جمیائی جاڑا

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت سائیں لبّھو شاہ صاحبؒ

دوھڑے

1

بن کرسان ہل جوڑ عشق دا واہ گھُسا بھرم دا پاڑا
اتے بیج محبت دا پھیر بیجیں ٹٹے موہ ہنکار دا جاڑا
تصّور پیردا پانی دیویں تیرا فصل نہ ہووے ماڑا
وڈھ حرص دی کھیتی لبّھو پھر گاہ نفس کھلواڑہ

2

ہن کِتھے جا لکیوں ماہی اسیں لبھ لبھ کملے ہوئے
جھلک دکھا کے پھر نظر نہ آئیوں اساں ہنجواندے ہار پروئے
پینڈیاں دساں پر توں نہ دسیوں اسیں ہجر تیرے وچ موئے
لبّھو لبّھا گھر وچ پیارا انیویں بھالے ٹبے ٹوئے

3

عرش فرش دیاں خبراں نالوں سانوں خبر چنگی ہے گھر دی
گھر دی خبر لے جائے عرش تے خبر عرش دی پہل نہ کر دی
من عرفہ نفسا فقد عرفا ربا ایہہ گل کتاب کیوں چڑھدی
لبّھو شاہ جد مرشد ملیا خبر گھر دی گھر وچ وڑ دی

4

گھر اپنے نوں آپ سواریں جے توں دلبر پایا لوڑیں
نفی بہاری پھڑ سنمبر گھر نوں نالے دل دلبر نال جوڑیں
جے دل طرف غیر ول جاوے پھڑ ہودی چابک موڑیں
لبّھو شاہ تد دلبر ملدا جے ہستی نئیں وچہ روڑیں

5

ایہ ہستی تیری سدا نہ رہسی جنھوں دینائیں چرب نوالے
اوڑک کھان قبر وچہ کیڑے آپے یار دے کریں حوالے
چھڈ ہستی توں ہو جا نیست پھر دلبر تیرے نالے
لبّھو شاہ جد مُرشد ملیا تیرے مُکے سب کسالے

6

بن کر سان تے سانبھ کھیت نوں وچ غفلت جاڑ نہ مکے
پھڑ کہی نفی دی بنھ وٹ کیارا وچوں پانی نہ مہر دا سکے
ہل جوڑ عشق دا لاسیں ہجر دی کوئی پاڑا نہ بھرم دا اُکے
جو صبر سہاگہ تے سہاگ ہستی نوں لبّھو شاہ جے خانے گل ڈھکے

7

مکے بھی رب سچ مچھ ہیگا پر ویکھن کوئی نہ جاندا
لتھا فرض خدا اتے پیسے خرچے حاجی جی نام رکھاندا
لماں جھگا اے رکھ جڑانواں پیامن دا کھوٹ لکاندا
لبّھو شاہ جھدی مٹ گئی ہستی اوہ گھر وچہ ہر نوں پاندا

8

جے توں یار نوں پایا لوڑیں پہلاں اپنی شرم گواکھاں
باہجھ کنڈے پھل ہتھ نہ آوے توں سولاں سیج وِچھاکھاں
جھل بدنامی دنیا والی توں جھلا نام رکھا کھاں
لبّھو شاہ جے توں یارنوں ملنا پہلاں ہستی دا کوٹھا ڈھا کھاں

9

پنجاں نال محبت تیری نِت کریں انہاں دی پوجا
پنجاں نے اوہ پنج کھلارے رہیا اک دے نال نہ دوجا
انہاں پنجاں تھیں توں بندہ بنیوں ایہہ مسئلہ توں کیوں نہ سوجھا
لبّھو شاہ کڈھ باہر پنجاں نوں تینوں پوے پنجاں دی پوجا

10

اسیں نہ پت کسے اُچی کل دے نہ راج نہ جنگ بہادر
نہ کوی ساک نہ خویش قبیلہ نہ کرنی وچ اُجاگر
نہ کوئی جوگ جتی نہ عالم نہ سختی دے وچہ صابر
نام دی لاج پیرنوں لبّھو جے پاڑے ہسی دی چادر

11

عشق دی اگ گواراں دے دل وچ نہیں ہرگز رب نے پائی
ورلا کوئی عشق داروگی ایہہ دکھ نہیں چترائی
دکھ عشق دا میرا دین ایمان ہے ہور انگ ساک سبدائی
لبّھو شاہ اوہو منزل پہنچے جنہاں رمز عشق دی پائی

12

جنہاں سمجھیا عشق دا مسئلہ اوہ دل نال دل سمجھاندے
موڑ کے دل نوں غیر طرف تھیں نال دلبر دلنوں لاندے
جیہڑے عشق دے زخمی اوہ بندے رب دے موہڑ ایویں جنم گنواندے
لبّھو شاہ لبھ حرف عشق دا گئے عاقل ایہہ سناندے

13

جیہڑے عشق وچ پکے ہوے اونہاں تن دا پوش لہایا
حد نہ توڑی اے سچ نہ چھڈیا پھڑ سولی عشق چڑھایا
ٹھنڈا پانی اتے بستر چھڈیا وچ خاک دے عشق رلایا
لبّھو عِشق نے پیر جگت داوچ کربل ذبح کرایا

14

کدے نہ بچدی سسی جے بچ رہندی بچی تھل وچ جان گوا کے
تاں جگ کرے پتنگ دیاں گلاں دتی جان شمع اُتے آکے
چند بیدرد نہ درد کسے دا کئی موے چکور دھسا کے
لبّھو شاہ عاشق زندے ہوئے جندیار دی بھینٹ چڑھا کے

15

جھلک دکھا کے کتھے لکیوں ماہی دلوں چھٹن فراق دے بُلے
ہجر وچ سڑ کے بھیڑا کوئلے ہویا اکھوں رت دی اتھر ڈُلّے
توں آکھیں میں ہر جاوسدا لوک بھل وچہ پھر دے بُلّے
لبّھو شاہ مرشد ملیا تد ہرجا دسیا جدد یدے دل دے کُھلّے

16

عشق قصائی آدم خورا سر کفن نبھ کے آیا
جھتے سوئی نہ سنچر سکے اوتھے پاڑ عشق نے لایا
سسی تھل وچہ رولی سوہنی نئیں وچہ ڈوبی مجنون جنگل وچہ سکایا
لبّھو شاہ ایس عشق بیدرد نے پھر کسنوں توڑ چڑھایا

17

جنہوں تیر عشق دا لگدا اوہ پچھے پرت نہ ویکھے
اکو جھلک یار دی ڈٹھی اوہنوں بھل گئے سوہرے پیکے
جل گیا جگر تے گوشت سکا جند لگ گئی یادے لیکھے
لبّھو شاہ اوہ منزل پہنچے جنہاں ہڈبال کے سیکے

18

ایوں آکھن ہویا عشق بڈھیرا ایہ ہر دم چڑھے جوانی
جتول دھاوے رت ماس سکاوے ایہدی پیلی اے مہمانی
دردر پھرے تے دُردُر ہووے وچ خلق خوار نشانی
لبّھُو شاہ نالے ہستی پھوکے پھر جندڑی کردا فانی

19

کی تعریف عشق دی کریئے ان سارے ای پاسے دھوتے
جنہاں عشق نوں سچ کر جاتا اوہ ہونر ویر کھلوتے
جنہاں لیان وصلدیاں موجاں اوہ گم گئے وچہ غوطے
لبّھُو شاہ جنہاں ظاہر کیتا اوہ سولی نال پروتے

20

لوگ عشق نوں کرن ملامت آکھن نرا کفردیاں پنڈاں
جھوٹے عاشق جہیڑے دنیا دے طالب جگ ٹھگدے نال پکھنڈاں
دین مزہب نال رخ نہ کوئی گلاں کردے وانگر بھنڈاں
لبّھُو شاہ جہیڑے سچے عاشق اوہ ہستی دیاں کردے نی ونڈاں

21

عشق دھیان کریندا جتول اوہنوں رہن نہ دیندا وسدا
جتول جاوے پیا جھڑکاں کھاوے اوہنوں ویکھ جگت پیاہسدا
وسدے شہروں اوہ ہونتاناں اٹھ جنگل دے ول نس دا
لبّھو شاہ اوہدا دلبر باجھوں دل نہیں کسے نال پھس دا

22

جنہوں عشق نوالاملیا اوہنوں بھل گئے عیش بہاراں
کتک واجھُلّی اوہدے بھادی پرزے کیتا خاراں
نہ اوہ مویا تے نہ اوہ زندہ نہ صحت وچ بیماراں
لبّھو شاہ کجھ رہن نہیں دیندا ایہو ایس عشق دیاں کاراں

23

جہیڑے کم رب نہیں سن کرنے اوہ عشق نے کر کے دسّے
رب نے پنج بھوت وچ واڑے کڈھ باہر عشق نے دھسّے
رب جندنوں کل نفسٍ وچہ بدّھا موتو عشق نے توڑے رسے
لبّھو شاہ اے بھی عشق نے دسیا رب وچ ہستی دے وسے

24

اکھیں نے دو اکھیں بدلے سرسو سو مہنے جھلّے
جتول جاون اگوں جھڑکاں کھاون سرسوسو پینڈے کھلے
اکھیں دے سردوس نہ کوئی شاخ دل دے پیروں چلّے
لبّھو شاہ سب کم دل کر دا کجھ اکھیں دے ہتھ نہ پلّے

25

جے دل میرا کنگھی ہووے میں زلف محبوب دی واہواں
پوش میرے دی جتی بن جاے اوہ یار دی پیریں پاواں
جے سوہنا میرے دکھ وچہ راضی میں سکھ نوں چُلّھے ڈاہواں
لبّھو شاہ سوہنا جنڈری منگے نی میں لکھ لکھ شکر مناواں

26

ایہہ دل میرا ٹونب لوہے دی بھیڑا پے گیا وس لوہاراں
اگ وچ سڑدا سرچوٹاں جھل دا نال ریتی دے نکلن دھاراں
وانگ لوہاراں دے کھلاں پھوکے ایہہ ایس عش دیا کاراں
عشق دیاں جھلکاں اصیل نے جھلدے لبّھو شاہ کم نہیں موہڑ گواراں

27

تیرے وچ وچھوڑے ماہی سانوں اپنا آپ نہ سجھے
ساڈی خبر کسے نوں کاہدی لوک اپنی کمیں رُجھے
قاب قوسین دواکھیں تیریاں سانوں تیر چلاون گُجھے
لبّھو شاہ جنہاں حسن دیاں جھلکاں ڈٹھیاں موسیٰ وانگ کوہ طور تے بجھے

28

جیہڑے تیرے رستے ٹرپئے اوہ ٹٹے انگ تے ساکوں
جیہڑے تیری گلی وچ اپڑے اوہ بھل گئے جپ تے جاپوں
جیہڑے تیرے در اُتے پہنچے اوہ رہ گئے ہوش حواسوں
لبّھو شاہ جنہاں درشن کیتا اوہ بھل گئے اپنے آپوں

29

غیراں کولوں ہٹ جا پچھے توں کر پوجا دلبری دی
نفس شیطان گھروں کڈھ باہر ہتھ پھڑ کے تیغ صبر دی
صبر اُتے جے نہ پیر کھلوتا دھرگ پگڑی بدھی سر دی
لبّھو شاہ جے توں دلبر پونہ پٹ نیہہ ہستی دے گھر دی

30

ماں پیو بھائی اتے سجن متر اسان سبھناں نوں ازمایا
تھوڑا کھٹے تے ماں پیو آکھے شالانج اساں تینوں جایا
دوروں ویکھے کہ یار کھسکدے کجھ منگو گا جے منہ لایا
لبّھُو شاہ اک مرشد پاہجھوں تنیوں کسے نہ کول بہایا

31

دل دی خوشی مناون کارن پھڑ طوطا پنجرے پایا
چوری پایئے اتے گل سکھایئے اوہدا مٹھو نام دھرایا
جاں اوہ پنجریوں باہر ہویا اُوہن پڑھیا سب بھلایا
لبّھُو شاہ جا رلے شریکے پھر اوہ طوطا دس آیا

32

حسن تیرے دیا ں چمکاں دے وچ پیا سورج لاٹاں مارے
زلف تیرے وچ کالی راتوں پیئے چمکن لاکھاں تارے
جیہڑا ویکھے اوہ جل بل ڈگدا ایہ نور رلیا وچ نارے
لبّھُو شاہ او پہنچے منزل جنہاں تردیا ہٹھ نہ ہارے

33

اوگن بہتے وچ گن نہ کوئی آدر تیرے اُتے ڈھٹھے
درد رنجانے اُتے ہجر ستانے نالے لوک کریندے ٹھٹھے
اک پل مینوں چین نہ دیندے سب دشمن ہوئے کٹھے
لبّھو شاہ گھت وصل دا پانی ہون بھانبھڑ ہجر دے مٹھے

34

تساں قرار آون دے کیتے پھر ڈھل کیوں اتنی لائی
اسیں ہجر وچ کملے ہوئے نالے آکھن لوک سودائی
راتیں نیند آرام نہ دن نوں تساں کیتی بے پرواہی
لبّھو شاہ کی چج جیون دا بری موتوں سخت جدائی

35

جے کرنی سی ایہو جیہی سانوں کاہنوں پیدا کریا
اشرف دا خطاب دتوئی سر بھار امانت دھریا
پھیر کھوئی ظلم جھولا تیرا ایہہ بھی مہنا جریا
لبّھو شاہ فی انفسکم بدلے ادھا ظلم تیرے سرورھیا

36

جیتوں سانوں پیدا کیتا ایہہ دھوکھا نہیں سی کرنا
توں نہ وچ وڑدوں تے ملائکہ نہیں سی سرسجدے وچ دھرنا
جے توں آپ نہ اندر لکدوں اساں نہیں سی دوزخ وڑناں
لبّھوشاہ نحن اقرب دے بدلے ساڈے نال توں ڈبناں ترناں

37

پہلاں سانوں پیدا کرکے وچ کیتائی آپ ٹکانا
نال شیطان بنایا ئی دشمن ایہ کیتائی زور دھگانا
کیہڑی گلوں سانوں جنتوں کڈھیا اک کھادا کنک دا دانا
لبّھو شاہ تیری بے پرواہی توں کرنائیں من دا بھانا

38

جے توں سانوں پیدا کیتا وچ دوئی کاہنوں پائی
حرص موہ تے غصے والی وچ بال چواتی لائی
اوہلا کر کے توں وچے ئی لکیوں تیری واہ واہ ایہ چترائی
لبّھو شاہ تینوں ورجے کیہڑا توں کرنائیں بے پرواہی

39

اساں ئی تینوں رب آکھیا جے توں سانوں پیدا کیتا
ایہ بھی اسا نال چنگی کیتی وچ نفس امارہ سیتا
ظالم فاسق دتوئی مہنا اساں ایہ بھی گھول کے پیتا
لبّھُو شاہ ھُو مَعکُم بدلے نال توں بھی حصہ لیتا

40

کی احسان تیر ا سر ساڈے سانوں اینویں ڈھاڈھا ماریں
تیرے بدلے اسیں چڑھ گئے سولی ساڈے تن دا پوش اتاریں
تیرے بدلے اسیں کربل اپڑے اوتھے کی کی قہر گزاریں
لبّھُو شاہ تارے نی کرنی والے جاناں تاں بن کرنی تاریں

41

ایہ احسان توں وڈا کیتا سانوں جنتوں کڈھ وگایا
کی تقصیر اساتھوں ہوئی سانوں بال پچھ وچ پایا
ارنی کیہا میں ویکھاں تینوں توں سنے کوہ طور جلایا
لبّھُو شاہ مظلوماں دے نال دس کی کی ظلم کمایا

42

روندیاں روندیاں اکھیں گیاں سردرد وچھوڑا جھلیا
بال انجانے یوسف تائیں توں نبھ مصر نوں گھلیا
اگے رورو جنگل پھر دے راہ ہجرستایاں ملیا
لبّھو شاہ کئی مچھی نگلے بدن کسے دا کیڑیاں سلیا

43

تیرے نال نہ جھگڑا ساڈا توں تگڑاتے اسیں ماڑے
تگڑیاں دا سوستیں ویہیں ایہ ماڑے نت لتاڑے
ایتھے بھی توں واہ واہ کیتی اتے ویکھاں گے حشر دہاڑے
لبّھو شاہ اپنیاں قولاں بدلے نال توں بھی بھرسیں بھاڑے

44

تینوں کاہدی لوڑ اساڈی تے اسانوں تیریاں لوڑاں
جے اسیں کالُو کہندے نائیں پھر سانوں کاہدیاں سن تھوڑاں
ھوالظاہر کہہ کے سانوں دھوکھادتا جاملیاں کہڑیاں کھوڑاں
لبّھو شاہ قولاں دے بدلے نال پوریاں کرسیں توڑاں

45

دوری تھیں تینوں دور سنجاپے توں کرکر سد بلاویں
رَولا پایاں تیرا کجھ نہیں بندا بھاویں اَڈّھے ملے جاویں
دلبر تیرے گھر وچ وسداپرجے مرشد کول جاویں
لبّھو شاہ توں آپے ای دلبر جے ہستی پھوک جلاویں

46

توں کھوہ دے بنھے کھوہ پانی تھیں بھریا نالے بوکہ نال لیاویں
بناں لج تیرا کجھ نہیں سردا توترہایا مرجاویں
دل کھوہا وچ عشق دا پانی تے توحید دا بوکہ پاویں
لبّھوشاہ لج مرشد پھڑلا کڈھ پانی پی رج نہاویں

47

ایہ مثال پیردی گلدی جیویں بوند سِپ وچ پیندی
بوند پئی سِپ منہ میٹیا اوہ لے کے تھلے بہندی
قدرت نال اوہ موتی بنیا اوہدی قیمت لگی نہ رہندی
لبّھو شاہ گل اصلی ایہو توں من لاعقل جے کہندی

48

دل نے سانوں اوکھیاں کیتا ایہہ کم نہیں کردا چنگے
جھڑیاں وستان توں رب ہٹایا ایہ اوہو مڑ مڑ منگے
جیھڑے کم ایہ لک چھپکر دا اوہ آخر ہونے ننگے
لبّھو شاہ دل او ہوئی سوہنے جیھڑے رنگ پیر دے رنگے

49

دل نے بڑی دلیری کیتی جا اگلے دل اُتے وجدا
جا پھسیا پھر مڑ نہ سکیا جدنال زلف دے بجدا
زخمی وانگ کبوتر تڑفے جدوں تیر پلکداالگ دا
لبّھو شاہ سڑے اگ ہجر وچ نالے تعنہ مہنا جگ دا

50

اے دل نہ پھس زلف دی پھاہی اوتھوں نکلن ہوگ اوکھیرا
متیں دتیاں توں باز نہ آئیوں تینوں کیتا منع بتھیرا
ہن سر تے جھل ور ہدیاں سٹاں ایہ پہلا عشق دا پھیرا
لبّھو شاہ جند بھینٹ چڑھا کھاں تاں توں بنے عشق دا چیرا

51

اے دل اکھیں نے تیرے بدلے اگوں جھڑک اکھیں دی جھلی
کھا کے جھڑکاں پھر پچھاں نہ مڑیاں نت پھر دیا ں اوسے گلی
مڑن جوگیاں رہیاں ناہیں ایہ واٹ بیٹھیاں ملی
لبّھو شاہ مڑ پھاگن آوے پھر کِھلے اُمید دی کلی

52

اے دل درج رہیا میں تینوں ایہ نہ کر چوگ پیاری
ارد گرد ایہدے پھائیاں لگیاں بیٹھا چھپکے میر شکاری
جے پھسیوں ہن چھٹکن کہیا جھل چلدی تیز کٹاری
لبھو شاہ نہیں مڑن مناسب جنہاں جان عشق وچ ہاری

53

اے دل توں دلبر دے بدلے دس کناں ک دُکھڑا کٹیا
ظالم عشق نے یوسف تیئں پھڑ کھو ہے دے وچ سٹیا
تھل وچ جان گوائی جاکے اوہنوں عشق نے شہروں پٹیا
لبّھو شاہ عاشق نوں مہنا جے عشقوں پچھے ہٹیا

54

اے دل کیہڑی سٹ اتے بیٹھوں اگے پینڈا سجدا بھارو
پلے خرچ نہ دوست بیلی اتے نہ کوئی اوتھے واہرو
چپّہ ونج تُلا نہ بیڑی اگے ندی سنیدی تارو
رحمت نیک عمل تے مرشد لبّھو شاہ اوہو کم سوارو

55

اے دل چھڈدے ایس ہستی نوں ایہہ اگے کم نہ آوے
جس نے کیتی نفس پر وری اوہ جا اوتھے پچھتاوے
جس نے ہستی عشق وچ پھوکی اوہ خوشیاں عیش مناوے
لبھو شاہ ملک پچھن گے کس نوں اوہ چمڑا نظر نہ آوے

56

اے دل نہ ڈر سختی کولوں اٹھ چل سخی دے ڈیرے
ساریاں رحمتاں اس دے گھر وچ اوہ بھر دے بھانڈے تیرے
چھڈ خودی مل پوخدا نوں ایہ کم نے بہت اوکھیرے
لبّھو شاہ جیہڑے تڑکے تُر پئے اوہ اپڑے جا سویرے

57

اے دل ڈول نہ رہو کھلوتا اوہ پل وچ سب کچھ کردا
ندیاں ٹبے اتے ٹبے ندیاں ایہ کم اوہدے سب گھر دا
پھل والا پل وچ سکاوے کرے گنّا کانا سَردا
لبّھُو شاہ اوہدی بے پرواہیوں میرا ہر ویلے دل ڈر دا

58

اے دل نہ غم ناک ہو بہو توں تیرا مالک سر اُتے بر کے
کئی وگ گیاں وائیں ایتھے اتے کئی بدلے نے فرقے
سچے جا دلبر نوں ملسن اوتھے فاجر فاسق سر کے
لبّھُو شاہ جھٹ ہوسن ظاہر جیہڑے حکم سنیدے چڑ کے

59

اے دل توں مر موتوا مرنا اج مویا پھیر نہ مرسیں
پھر توں ہوویں کُلُّ نفسٍ دا لقمہ اوتھے کئی بہانے دھرسیں
جو تیتھوں اس بھلکے کھوہنا اج نظر اوسے دی کرسیں
ایہو آب حیات لبّھُو شاہ جے اج موہیوں گھٹ بھر سیں

60

اے دل بیج حرصدی داڑی وچ بن کے بیٹھوں مالی
خودی تکبر دا پانی دیویں توں نال دغے دے پالی
سچ دی واگی جس ویلے اوہ رہیا پت نہ ڈالی
لبّھو شاہ آخر پچھتاوا جد ہتھوں رہ گیا خالی

61

اے دل دنیا رین بسیرا توں کہیڑی گل اتے بھُلیا
نہ ایہہ چمن رہن گلزاراں جدوں خزاں دا جھولا جھلیا
اوتھے ہوگ کہیڑا واہرو جدوں عمل ترازو تلیا
لبّھو شاہ ہتھ مل پچھتاویں جہیڑا بھیت چھپایائی کھلیا

62

اے دل وچ جہالت رجھوں توں سمجھ کھان ایہہ کی کیتا
سوئی حرص تے غفلت جامہ توں نال بدن دے سیتا
ہتھیں اپنی آپ گھول کے توں زہرپیالہ پیتا
لبّھو شاہ پھکی بن آوے جد اُٹھیا شوخ پلیتا

63

اے دل ایس چمن وچ پھر دا اک چھپ کے میر شکاری
جے توں بچیوں اس دے کولو پھرتوں ڈاہڈا بل دھاری
کرم کرے جے مرشد کامل پھر مشکل کوئی نہ بھاری
لبّھو شاہ تلوار پیر نے دتی ہتھ وچ استغفاری

64

اے دل حرص طمع وچ پھسیوں تینوں بھل کیا گھراگلا
چٹے کپڑے تیری دال الونی توں پھر نائیں بن کے بگلا
ڈڈی مچھی توں اوگت کیتی کسے برے دیس دیا چگلا
لبّھو شاہ کوئی عذر نہ باقی مظلوم لین جد بدلا

65

دلبر نے جد گھنگھٹ چکیا اوہدی چمک عرش اتے جاندی
تارے چند و چارے کس دے اوتھے دندی اکھ شرماندی
کی دیوانہ مجنوں اس دا جے لیلی درشن پاندی
لبّھو شاہ اوہ چمک نرالی موسیٰ سنے کوہ طور جلاندی

66

جس نے چمک ڈِٹھی دلبر دی اوہ تڑف دیوانہ ہویا
راتیں نیند آرام نہ اس نوں دن را ہاندے وچ رویا
دین مذہب تے ہستی چھڈی اوہ ہونر ویر کھلویا
لبّھو شاہ اوہ زندہ ہویا اونہوں بالکل کہہ نہ مویا

67

سوہنی ہوئی تائیں سوہنی جے لیہہ پاٹی لج ٹٹی
ننگ ناموس تے شرم حیا دی لاہ چادر بھنجے سٹی
ہٹھ نہ چھڈیا اتے جان گوائی تاں عشق دی مالی لُٹی
لبّھو شاہ اوہ منزل پہنچے جتھاں ہستی دی جڑ پٹی

68

اکھیں نوں بہہ سمجھایا ایناں دو اکھیں تھیں بچنا
جے اوہ لڑیاں تساں رہنا اڑیاں سانوں نال پوے گا کھپناں
اُڈ اُڈجال پاؤ گل اپنے تساں وانگ جناور پھسنا
لبّھو شاہ کی دوس کسے نوں تساں کیتا پونا اپناں

69

جس نے چمک ڈٹھی دلبر دی اوہدی ٹٹی ساکا داری
بھر کے جام وصل دا پیتا اوہنوں چڑھ گئی مست خماری
دانا نہ اوکڈھر ہویا اوہدی جگ توں چال نیاری
زاہد لبھّوشاہ جتھے منزل پہنچے اوہ پہنچا اک اوڈاری

70

خبر نہیں اسیں کدھروں آئے ہن ایتھوں کدھر جائیے
پچھے کی کردے کی کرئے ایتھے اوتھے جا کے کی کمائیے
اوتھے ساڈی ذات سی کہیڑی اگے کہیڑی ذات سدائیے
لبھّوشاہ وچ غفلت پے کے اسیں اپنا آپ گوائیے

71

جنہاں چمک ڈٹھی دلبر دی کی دساں کم اوہناں دے
سِر کٹوائے تے سولی چڑھ گئے پھر لتھے چم انہاں دے
پانی باہجھ تہائے تڑفن اتے قیدی حرم انہاں دے
لبھّو شاہ آخروچ سجدے پھر نکلے دم انہاں دے

72

جنہاں چمک ڈِٹھی دلبر دی اوہ رو رو دین دہائی
جنگل دیوچ بھوندے پھردے نالے آکھن لوک سودائی
وچ دریادے ڈوب کے مرگئے کتے تھل وچ جان گوائی
لبّھو شاہ کجھ ڈِٹھا کتابوں نالے گلاں کرے لوکائی

73

جس نے چمک ڈِٹھی دلبر دی اوہدا ٹٹا مان جہانوں
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے اوہ بولے نہیں زبانوں
اصلی ہے مطلب دا پورا نہیں ڈر دا جگ دے طعنوں
لبّھو شاہ اوہ رند زمانہ اوہنوں کملا مول نہ جانوں

74

جس نے چمک ڈِٹھی دلبر دی اوہدا جھگڑا جھانجا مکدا
نہ اوہ رہندا دور جگت تھیں اتے نہ کسے کول ڈھکدا
نہ اوہ ساون ہریا ہویا اتے نہیں ہاڑ وچ سک دا
لبّھو شاہ اوہ شطرنج کھلاڑی اتے چالیوں کدی نہ اُکدا

75

جس نے چمک ڈٹھی دلبر دی اوہ وانگ شمع دے جلیا
عشق بھٹی اگ بال ہجر دی دل وانگ کباب د تلیا
سَر تے بھار ہجر دا دھر کے کر کوچ فناء تھیں چلیا
لبّھوشاہ ہو موتوا قبل جادار بقا وچ رلیا

76

جس نے چمک ڈٹھی دلبر دی اوہ رہیا سوال جوابوں
نال بہشت خوشی نہ اسنوں نہیں ڈردا برے عذابوں
خوف نہیں اونہوں قبر نکیروں اتے نہیں حساب کتابوں
لبّھو شاہ عاشق مویا جیوے جد نکلے یار نقابوں

77

جو کچھ دکھ بنے سر میرے میں گنگن دساں کہیڑے
ماپیاں دھویاں بنھ ڈولی پائی بنھ لے گئے ظالم کھیڑے
دیسوں ملیا مینوں دیس نکالا پھر کد وڑساں اس وہڑے
لبّھو شاہ تیتھوں ہوئی پستی ہن کون سنے میرے جھیڑے

78

کیدوںنے میری شہرت کیتی تیرے بھایاں دھکے مارے
وہڑیوں سانوں باہر کڑھیا تیرے پیو مارے للکارے
مگر مہیں دے کھپ کھپ موئے اساں اوکھے وقت گزارے
لبّھو شاہ اسیں وچ ٹی گل گئے نہ ہوئے کسے کنارے

79

میں کدوں گل لگی بھایاں جے توں مگر مہیں دے لگیا
تیری میری پئی جدائی میرا لیکھ متھے دا بلیا
جگر انگیٹھی وچ ہجر دے کو لے دل وانگ کباب دے جلیا
لبّھو شاہ تینوں ملی آزادی مینوں قید بُری وچ ولیا

80

اوہ مینوں اک دم نہیں بھلے کجھ سخن جھیڑے تساں بولے
اوسے سخن دے بدھے ماہیا اساں بھار ہجر دے تولے
ایس وصف دی خبر نہ مینوں تسیں دس کے ہو جاؤ اوہلے
بھور بلبلاں تکدے لبّھو شاہ جیویں چیت پھگن دے بھولے

81

اندر توں دھیان نہیں کردا وچ نعمتاں پیاں لکھاں
توں اونہاں دی قدر نہ پائی سڑ بھجیاں وانگر ککھاں
دل دا انہاں نہیں اندر وڑدا پھریں باہر مریندا جھکھاں
لبّھو شاہ توں مل مرشد نوں پھر روشن ہوون اکھّاں

82

پیارا تیرے گھر وچ وس دا توں پھریں ڈھونڈیندا
جنگل بھنویا ں کجھ ہتھ نہ آوے ایویں ٹکراں پھریں مریندا
صِقل گر تینوں مرشد مل پئے تیرا شیشہ صاف کریندا
لبّھو شاہ جن پھوکی ہستی اوہنوں گھر وچ یار ملیدا

83

گھر تیرے وچ دشمن بھارا جھدی باہر بھال پیا کردا
شرم دی بیڑی لے صبر دا سنگل نبھ ظالم چور اندر دا
نال یقین پھڑ پیر دا پلا ہو چاکر اس دے در دا
کرم کرے لبّھو مٹ جائے ہستی پھر توں مالک اس گھر دا

84

برف تے پانی جسم ہے اکو دونویں کم نہ اکو کردے
جیہڑے کم پانی نے کرنے اوہ نہیں برف توں پھردے
مل جائے مرشد سیک برف اوہدے ثابت ڈکرے گُھر دے
لبّھو شاہ جد مٹ جائے ہستی پھر جا رلے وچ سردے

85

پانی بند ڈبی دے اندر جیوں وچ سمندر تردا
ڈبی بے اوہنوں کیتا وکھرا ہے پانی اوسے سردا
اوس نال تیرا فرق نہ کوئی وچ ہے ہستی دا پردا
لبّھو شاہ جد مٹ گئی ہستی پھر ہر تیرا توں ہردا

86

جس نوں توں وچ جنگل لبھیں اوہ گھر تیرے وچ وس دا
توں کجھ اس دا پتہ نہ پاویں کئی شکلاں بن بن دس دا
کدی گنگا کدی مکے جاویں توں کھپ گیوں بھجدا نس دا
لبّھو شاہ توں چھڈدے ہستی تینوں یارے ملے گھر ہس دا

87

تیری بھل بھلا یا تینوں ذرا کھول اکھیں توں کو ہیں
مل مرشد نوں تیرا کھل جائے عُقدہ تینوں پتہ لگے توں جو ہیں
جد مرشد نے دسی جگتی پھر ہیں اکو نہیں دو ہیں
ہستی چھڈ کے ویکھ لبّھو شاہ جیدا نام جپیں توں سو ہیں

88

کاں وانگر جپیں نام اپنا کسے ہور دے ذمے لاویں
توں ہیں کون تے جپنائیں کس نوں کوئی اس دا پتہ نہ پاویں
توں میں دا تیرا کھل جائے عُقدہ دل مرشد نال ملاویں
لبّھو شاہ کوئی ہور نہ دوجا توں ہستی پھوک جلاویں

89

وانگ جنور تہایا تڑفیں توں پانی بنے بہکے
آنیاں جلوچ سٹیں گندگی کی لیاپانی کول بہکے
آب حیات دا چشمہ اندر پی لوٹ پیردی لے کے
ہستی پھوک اونہاں لبھا چشمہ لبھو شاہ سٹ مرشد دی سہکے

90

اس ہستی تینوں نیست کیتا جہیڑی چپے مِن مِن پالی
اک دن کل نفس دا لقمہ ایہہ آخر جاون والی
جہیڑا مالک تیتھوں بھلکے کھو ہنا توں اج مکان کر خالی
لبّھُو شاہ اوہ گھر دے مالک جنہاں ہستی اپنی گالی

91

ہو نابودپچھان قدر نوں کس گل اتے بھوئے چڑھیا
نہ بن شیخ نہ بہو آ کڑ کے کجھ بن بیٹھوں تاں توں لڑیا
ہوجنگجو پھڑ نفی دی خنجر جے توں نال نفس دے لڑیا
جس نے قیدنفس نوں کیتا لبّھُو اوہو تخت تے چڑھیا

92

نہ ہوبھلیا نفس دا قیدی سگوں اس نوں قابو کرلا
ھو دا چابک ہتھ وچ پھڑ کے اوتے صبر دی کاٹھی دھرلا
نفی اثبات دیاں پالاواگاں جو بنے توں جان تے جرلا
لبّھُو شاہ اُتے کر اسواری وچ عشق ہوا دے ترلا

93

اس دا کوئی نمونہ ناہیں ان گھائل کیتا جگ سارا
بریاں خواہشاں سب کٹھیاں ہویاں اوہنوں آکھن نفس امارہ
پر اینہاں دا قابو کرنا ہے مشکل جاپے چارا
لبّھُو شاہ پھر کوئی نہ مشکل جے پیر دا لئے سہارا

94

جنہاں ایس نوں قابو کیتا پھر نال اوہنا کی ہویا
پوش لہا کے بھوہ نال بھریا کوئی سولی دے دل ڈھویا
کسے کٹایا سیس دلّی وچ کوئی چالی برساں رویا
لبّھُو شاہ کسے کربل جا کے تن تیراں نال پرویا

95

حرص نے سانوں وکھیاں کیتا ایہہ ملے کرکر پیندی
کنڈ ولا کے اسیں پچھلے ہٹے ایہہ مگروں مول نہ لہندی
پھڑ پھڑ کوک کیتے اس بڈھڑے اتے آپ نویں نت رہندی
کرن ملامت لبّھُو ہٹ دی ناہیں ایہہ سبھے سراُتے سہندی

96

توں ایتھے آن مسافر لتھوں اینویں سمجھ مسافرخانہ
ویکھ دیاں لکھ آون جاون ایتھے کیسدا نہیں ٹکانہ
ایس نے تیرے نال نہیں جانا لایا جس دے نال یرانہ
لبّھُو شاہ جہدی کریں حفاظت ایہہ آخر مال بیگانہ

97

مال پرایا جہدی کریں حفاظت ایہہ آخر ایتھے رہناں
اپنا مال سنبھال دا ناہیں جھیڑا جاندی واری لیناں
جھاڑ دوکان ہوویں جد راہی تینوں کسے نہ بہہ جا کہناں
لبّھُو شاہ اوہ لوک پرائے جا وس جنھاں دے پیناں

98

حرص دے نال نفس توں پالیں توں کرنائیں غلطی بھاری
ایہ تیرے کسے کم نہ آوے جد وجیا بگل تیاری
بنھ لا ایس نوں کر صاف جُھگے نوں ہتھ نفی دی پکڑ بہاری
لبّھُو شاہ جے توں کر لیا قابو پھر توں ڈاہڈا بل دہاری

99

سب جنساں دا بی گھر تیرے نالے موسم ہے بیائی
بیج فصل کم آوے تیرے کیوں ڈھل بچن وچ لائی
ہل چھڈ توں وہلا بیٹھوں تینوں غفلت پئی سیاہی
پئی بھوں دا جدوں پے کیا ہالا لبّھُو شاہ رو رو دیں دہائی

100

علم پڑھ دیاں توں عمر گزاری اے توں عمل وچہ کدوں لیاویں
اس دے نالوں اد الف چنگیرا جے اس تے عمل کماویں
عمل بناں ہے علم نکماں ایویں ضائع وقت گواویں
لبّھُو شاہ ایہ لمی گھانی توں الفوں اللہ پاویں

101

پڑھ پڑھ علم کتاباں لدھیاں توں ملاں نام رکھایا
یار ملن دا تینوں حرف نہ ملیا توں ایویں مغز کھپایا
علم دسے تینوں یار دراڈا توں غیب تے کوٹھاپایا
لبّھُوشاہ جد مرشد ملیا اوہنے گھر وچ یار ملایا

102

پیسے خرچ کے نبیوں حاجی اک ایہ بھی ہے وڈیائی
سفر وچ کئی دن بھنجے ستون اوتھے پہنچیون نال صفائی
زمزمیاں کجھ لیاں تسبیاں گل اصلی ہتھ نہ آئی
آکے پکڑیا چھرا لبّھو شاہ تیری اونتر گئی کمائی

103

چنگا ہندوں جے غریباں نوں دیندوں جھیڑا جاکے مال گوایا
کھپکے پہنچیوں توں پینڈا کر کے اوتھوں خالی ہتھیں آیا
آخر توشہ نالے حج اکبر دا گھر بیٹھیاں درجہ پایا
لبّھوشاہ نہا ملیوئی گھٹا پر کی فیدا جے ناہایا

104

پینڈا کرکے توں پہنچیوں اوتھے گیون طالب ہو دیداروں
جاکے ڈھا اوتھے کالا پتھر لئے بوسے شوق پیاروں
جے توں چم دوں قدم پیردے ہندوں واقف اس اسراروں
لبّھو شاہ ایویں رقم گوائی پیا گھاٹا ایس بپاروں

105

ایہہ ہے اک سالانہ جلسہ بھاویں ہووے ہاڑ سیالے
تاجر جان تے عاقل عالم دل نرم دماغاں والے
بہتری سوچن دین قوم دی ساڈے بھائی رہن سوکھالے
پتھر دل جا رقم گوائی لبّھو شاہ کی کھٹیا منہ کالے

106

جس دے نال محبت تیری اوہ آخر دشمن ہووے
اوہ تیرے کسے کم نہ آوے تینوں غم دے وہن ڈبووے
ہے ویلا اجے مل مرشد نوں تیرے دفتر بدی دے دھووے
وقت گواکے لبّھو پچھوں تاوے نالے ہتھ مل کے رووے

107

پڑھ کے علم توں چاتر بنیوں پاالفی فقر سداویں
سر ٹوپی اُتے پیر زنجیری گل کینٹھا تسبیح پاویں
دل وچ مندر حرص ہوا دا توں اسنوں مول نہ ڈھاویں
لبّھو شاہ تداس گھر پہنچیں جے توں ہستی خودی گواویں

108

غافل پھر نائیں باہر بھوندا کر نظر توں اپنے گھر وچ
جو لبھناں تینوں گھر وچوں لبھناں توں کیوں پھرنائیں بروچ
باہروں تینوں کجھ ہتھ نہ آوے بہو اپنے گھر دے دروچ
لبّھو شاہ اندر مارکھا ٹبھی پئے لکھ موتی اس سر وچ

109

اندر وڑ کے توں ڈھا ناہیں پھریں باہر بھل وچ بھلیا
اندر جھاتی مارن باہجھوں توں دردر دے اُتے رُلیا
پیر نوں مل کے وڑ اندر ویکھیں وچ باغ جنت دا پھلیا
مرشد ملیا لبّھو گھر وچوں لبھا جددل داعُقدہ کھلیا

110

نہ گھٹ مٹھ نوں باندر وانگر وس نفس قلندر پیسیں
پارسی تینوں خوب نچاوے سر سو سو چوٹاں سہسیں
حرص ہوا نوں ہن بھی چھڈ د توں ایس کولوں بچ رہسیں
چھڈ ہستی پانفس تے کاٹھی لبّھو شاہ سیر ہوا وچ لہسیں

111

جھلا ہو کے کریں غیر دی پوجا سر سوسو چوٹاں جھل کے
اپنا آپ پچھاتا ناہیں بیٹھوں غیر دا بوہا مل کے
مَنُ عرفا سمجھاوے تینوں توں مل مرشدنوں چل کے
لبھّو شاہ توں جرم گوایا وچ حرص خودی دے رل کے

112

جہاز نال لوہ لنگر ناہیں بھاویں وچ سمندر تردا
آوے وا لے جاوے دھک کے اوہ رتی عذر نہ کر دا
ڈانواں ڈول پھرے دلوہلا جھیڑا نہیں کسے دا بردا
لبھّو شاہ جنہوں مرشد ملیا ہویا اوہ مالک اس سردا

113

ہاتھی وان لیاون ہاتھی جیوں کجلی بن وچوں پھڑ کے
بھکھا رکھ تہایا مارن اوہنوں نال زنجیراں کڑ کے
سکھ جگتی توں مرشد کولوں کرقید نفس نوں لڑ کے
لبھّو شاہ پا صبر دی کاٹھی کرسیر ہوا دا چڑھ کے

114

قابو کرکے جُوڑ نفس نون ایدی کوئی نہ چلے واہا
خوار کرے ایدے پچھے لگوں ہوویں اوکھا خواہ مخواہ
تاں ایہہ تیرے قبضے ہووے کرے کرم دی پیر نگاہا
لبّھو شاہ کر فتح نفس نوں پھر توں شاہانداشاہا

115

جے توں دید یار دی کرنی چھڈ غیراندا بھرواسا
بند زبان کر ذکر یار دی ایس گل نوں جان نہ ہاسہ
منگ بھچیا دریار دے اتے ہتھ سردا پکڑ کے کاسا
لبّھو شاہ ہو موتوا قبل پھر کھیڈ عشق دا پاسا

116

جیتوں دید یار دی کرنی کیوں پھرنائیں بوہے بوہے
ایہہ تیرے کسے کم نہ آون توں جنہاں تے ہویائیں بھوئے
نال محبت لے پانی جیہڑے جاسٹن بیگانے جوہے
چھڈ خیال لبّھو مل مرشد نوں تینوں اس سختی وچوں دھوہے

117

جے توں دید یار دی کرنی ایہ چھڈ حرص نفسانی
نہیں تینوں اس پار لنگھاوے کرے وچ ڈوب کے فانی
ویکھ دیاں ڈب موئے لکھاں جیہڑے عاقل مرد گیانی
حرص چھڈ دے لبّھو مقصد پاویں جے توں بھالیں گوردھیانی

118

جے توں دید یا ر دی کرنی کرقید نفس نوں کس کے
سرلت دے کے لنگھ جا اگیرے رہیوں دور حرص وچ پھس کے
مرشد باہجھوں پہنچ نہیں سک دا ایویں ہار جائیں گانس کے
لبّھو شاہ چھڈ حرص خودی نوں تینوں یار ملے پھر ہس کے

119

جے توں دید یار دی کرنی چھڈ مٹھی قید مذہب دی
یاردا بوہا بالکل نیواں اہدی اُچی چھت غضب دی
کیڑی ککھ ہولنگھ جا اندر سِکھ جاچ انصاف ادب دی
لبّھو شاہ تینوں مل پئے مرشد اوہنوں سمجھیں صورت رب دی

120

جے توں دید یا ر دی کرنی پھر صحبت چھڈ ملّاں دی
مجلس بیٹھ مولائیاں دے وچ توں لے خوشبو پھلاندی
صورت یار دی ورد پکالا چھڈ صورت طاہا قلاں دی
لبّھو شاہ نہ مروچ بھل دے مارے لکھا ہوے بھلاندی

121

یار نوں ملندا سکھ طریقہ توں دردمنداں کول جا کے
عشق بھٹھی اگ بال ہجر دی اتے ہانڈی جگر چڑہا کے
کر بیرے دل نال ملامت بُھن صبر مسالہ لا کے
لبّھو چاہ کر ہستی ٹکڑے تینوں یار ملے گھر آ کے

122

یار دے ملن دا سکھ طریقہ توں مولائیاں کول جا کے
رند قلندر بھیت دے واقف بیٹھے در اُتے جھگیاں پا کے
ملن اونہاں دا خالی ناہیں بھاویں ویکھ لویں ازما کے
لبّھو شاہ اوہ اکّوئی ہووے پھر ہستی خاک رلا کے

123

لوہا نال پارس دے مل کے اوہ سونا خالص ہووے
ریگ مال یا کھار کسے نال اوہدا میل زنگار سب دھووے
مکان تے لامکان تھیں لنگھ کے اَن حد اُتے جا کھلووے
لبّھُو شاہ جن یار نوں ملنا پہلاں جند نذرانہ ڈھووے

124

جے توں یا ر دے وہڑے جانا ں پہلاں پچھلا بھار اُتاریں
بکھڑا راہ اتے سفر دور اڈا مت ادھ وچ جا کے ہاریں
بھیڑی گلی تے چھوٹا بوہا ہونیواں گزرسدھاریں
لبّھُوشاہ تینوں ملے پیارا جے توں ہستی خودی نوں ماریں

125

اونہاں اپنا آپ گوایا جہیڑے طلب یاردی کردے
لکھ تکلیفاں سراتے جھلکے ہوے نوکر اوسے دردے
لے دوککھ نہ بدھی جھگی اوہ تانگھ اسے نت مردے
لبّھُو شاہ اوہ دلبر پاون جہیڑے اپنے آپ نوں ہردے

126

نِنگا پنڈا بن تیڑ تڑاگا تپیں دھونی کارے دنیاں
لوبھ دویت تے حرص ہوادا تیرے دل وچ بستر جمیاں
دھوکھے نال جگت نوں ٹھگیں بھلا کم کر کوئی نکمیاں
لبّھوشاہ ایویں راس گوائی گنڈوں پوریا عقلوں انھیاں

127

وگ وائے ونج گھن سنیہا دئیں یاردی جھوکے جاکے
جے سُتا وچ نیند ر مٹھی کہیں ادب دیے نال جگا کے
ہتھ جوڑ کے عرض گزارین نالے گل وچ پلا پا کے
لبّھو شاہ گل حدوں گذری ہن حال تے ویکھیں آ کے

128

وچ پہاڑ پھریندیاں ہیرا اک باندر دے ہتھ آیا
بے شناس اوہنوں سمجھ نہ کوئی مار پتھر بھن گوایا
توں ایہ باندر وانگ گوائی تینوں مفت ملی سرمایا
لبّھوشاہ وچ غفلت روہڑی کجھ فائدہ نہیں اٹھایا

129

منہ نہا کے اتے دھونی تپ کے جے توں چاہیں رب نوں پایا
لوبھ ہنکارتے مو مایا نوں پھڑ ذرہ نہ دور ہٹایا
کام کرودھ دی گٹھڑی بھاری اوہنوں بھر تھبّا سر چایا
لبّھو شاہ اوہنوں رب نہیں مل دا جس پنجاں نوں لے گل لایا

130

شہروں سانوں باہر کڈھایا ماہی ناز نہورا دس کے
بھواں کمان تے تیر پلک دا لایا وچ جگر دے کس کے
پابرخہ آپ وچے ئی لکیا ساڈا شرم حیا سب کھس کے
لبّھو شاہ اسیں ہجر ترڑف دے ماہی لنگیا کول دی نس کے

131

ماہی والے نازنہورے کیتا زخمی جگر آزاری
کُھٹے وانگ کبوتر ترڑفاں لگا تیر نیناں دا کاری
زخمی کر کے کتے وچے ئی لکیا میں سارے ئی لبھ لبھ ہاری
لبّھو شاہ میں جندڑی واراں ماہی جھات گھتے اک واری

132

دس ایہہ تیرا کی سوارے جھڑی کوڈی کوڈی جوڑیں
ای سب پچھوں سانبھن لوکی جس ویلے جان نوں چھوڑیں
ایہہ توں دیہہ غریباں تائیں جے دلبر پایا لوڑیں
لبّھو شاہ ایہ لعل عمر دے ایویں حرص ندی وچ روڑیں

133

ماہی کر گیا آپ کنارا سانوں وچ پردیس دے سٹ کے
بن وچ پھولی جھاڑی جھاڑی وے میں بھل گئی ہس کے ٹٹ کے
دن بھنیاں کوئی واج نہیں دیندا وے میں واجاں ماریا ہٹ کے
لبّھو شاہ مڑ خبر نہ لئی آ جدلے گیوں تن من لُٹ کے

134

جھلی کر کے توں سٹ گیو ں ماہیا وے میں سخت مصیبت جھلی
جھل دی ماری پچھاں پتہ تساڈا نالے جھرکن آکھن جھلی
کھا جھڑکاں در تیرے آئی اتے جے کرتوں نہ جھلی
لبّھو شاہ موتوں سخت جدائی پھر ایہ نہیں جانی جھلی

135

عیاں بھری کوچجی کوہجی مینوں چھڈ کے ٹر گیا ماہی
آئی جاگ تے اکھیاں کھلیاں اٹھ مگرے کر لئی دھائی
حال تیرا میں کس نوں پچھاں نہیں راہ وچ مل دا راہی
لبّھو شاہ وچ برور کلی میں رو رو دیاں دہائی

136

جھلک دکھا کے ٹر گیا ماہی میری لے گیا صبر تسلی
ماراں نعرے کتے ملن پیارے وے بن وچ پھراں اکلی
بھل بھلیکھے کتے پھر لنگھ جاوے تیرا رستہ بیٹھی ملی
لبّھو شاہ ماہی مڑ گھر آوے میری محنت پوے سوّلی

137

ویکھو نی ایہہ ڈاکو ماہی دن دیویں مار دا دھاڑے
کسے دا لٹ کے چم لہا یا لٹ کسینو سولی چاہڑے
کسینو لٹ کے وچ چیخہ دے سٹیا لٹ کسنیوں طور تے چاہڑے
وچ کربل دے کسینو لبّھو لٹ رخت تے خیمے ساڑے

138

ویکھو نی ایہہ کارے ہارا ماہی کی کی کارے کردا
کسے نوں چالی سال روایا اتے کسینوں کیتا بردا
بدن کسے دا کیڑیاں کھادا کتے چھری حلق اتے دھردا
لبھّو شاہ کوئی وچ کربل دے جامال متاع سب ہردا

139

ایسا اس نوں گھیرا پایئے ایہہ جس تھیں نکل نہ جاوے
نکل گیا ایہدا پتہ نہ کوئی ایہ پھیر کدوں گھر آوے
گھیرے دے وچ آ نہیں سکدا ایہہ تاں آپ محیط سداوے
دس پیئے لبھّو اکھ دلدی کھلے جے مرشد کرم کماوے

140

زاہد تانگھ حوراں دی اندر بھن راتاں عمر گزاری
شہوت زدہ ہو ناریں پوجے اوہنوں حرص دی لگی بیماری
اسول نہیں توجہ کیتی جہدی ایہہ تعریف ہے ساری
پاک دیدار دے ویکھن کارن لبھّو عاشق جھلن خواری

141

عاشق طالب نہیں جنت دے نہ طلب حوراندی کردے
نہ غلمان نہ کوثر منگن نہ طالب جام خضر دے
طلب یار دی کرن ہمیشہ ہوے اوسے دردے بردے
لبّھُو عاشق دید پیاسے پۓ یار دے در اُتے مردے

42

ملاں کر کر واعظ سناوے ساڈے دلنوں سوخت لگدی
علم غیب سنا ویں سانوں دِسے ہر تھاں صورت رب دی
عشق دی اک رتی ہتھ آوے تیرے دین ایمان نوں ٹھگ دی
لبّھُو شاہ اوہنوں بھل گئے مسئلے جنہوں چوٹ عشق دی وجدی

143

واعظ ایویں مغز کھپاویں توں کر کر مسئلے جھیڑے
حرص طمع نوں دھریائی اگے توں پھسگیوں وچہ بکھیڑے
اس دل نہیں توجہ کردا ہین بھیت سجن دے جھیڑے
اک پل وچ لبّھُو ہوویں جھلاجے توں آویں عشق دے وہڑے

144

عاشق ہوے عشق دے قیدی جنہاں بھار فراق دے لدّھے
دفتر سارے بدیاں والے کر کٹھے سر اُتے بدّھے
طعن ملامت اتے جھرکاں جھل دے گئے دار فنا دی مدے
حد بے حد نوں چھڈ کے لبّھو اوہ جا پہنچے ان حدّے

145

جے دلدار ولوں دکھ آیا توں ہور دکھاں تھیں بچیا
باقی دکھاں کولوں فارغ ہویا دکھ عشق دا تیں وچ رچیا
چھڈ کھلوتوں اگوں پیسن کھلے پچھوں لعنت پاون کچیا
لبّھو شاہ جے توں توڑ چڑھائی آفرین ہے آکھن بچیا

146

ورجے ماں تے لوک بتھیرے نی توں نہ کر زور دھگانا
ستی نوں تینوں چھڈ گئے جھڑے دس مگر انہاں کی جانا
شام نوں کر کے کوچ سدہارن جھٹ فجریں کرن ٹکانا
لبّھو کھان ابال کے آلو کی جانن لڈوان دا کھانا

147

ظالم لے گئے راتیں بنھ کے جس نال ستی میں آہی
آئی جاگ چوفیرے ویکھاں مینوں نظر نہ آوے ماہی
چھڈ کے میں بھی مگرے جاواں دیاں جان نہ کراں کوتاہی
لبّھو شاہ نہیں ہر گز ٹٹ دی ایہ بری عشق دی پھاہی

148

ماں کہے کر ہوش ٹکانے بچی توں کاہنوں غم کھاویں
کُنڈ بلوچ اُٹھاندے واگی توں مگر جنہاں دے جاویں
ریت دا راہ وا کھرا مٹاوے توں راہوں بھل بھل جاوین
سخت بہار نہ راہ وچ پانی لبّھو تسی جان گواویں

149

کی کراں کجھ وس نہیں چل دا مینوں اکدم ناہیں بُھلا
آوگ جاگ تے پووگ پھیرا جد اوگ بلوچاں توں کھلا
خاص قرآن یاردا چہرا مینوں کچھم مثل بیت اللہ
لبّھو شاہ اوہ ہر تھاں رچیا مینوں یار دَسے وجھہ اللہ

150

بلدی شمع ڈٹھی پروانے اوہ آن گھتے گھمگھیرا
ماری چھال ڈگا اک دم وچ اوہ کر کے لما جیرا
دید پچھے اوہن جان گوائی سر بنھ عشق دا سہرا
لبّھو اوہ کد مڑے پچھاہاں جھیڑا ہویا عشق دا چیرا

151

ول انگور ہے عشق دی کھیتی اوہنوں بیج نہیں سکدے مکرے
صابر ہو کوئی بیجے اس نوں پھراگھی نوں لکھاں خطرے
حرص کہی نال پٹ نہ سٹے نہ صبر دی قینچی کترے
لبّھو شاہ پھل تائیں لگ دا جے نال خواری پسرے

152

جے جاناں توں دس کے لکُناں میں کر دی ترک پیاروں
بھل کے ہتھ پھل نوں پایا اگوں زخم لگا ہتھ خاروں
دل دے کے اساں دید خریدی ہویا ہجر دا نفع بپاروں
لبّھو اپنا آپ گوایئے بچے تاں کجھ ایس وہاروں

153

جے جاناں توں ایذائیں کرنی وے میں ذراوساہ نہ کردی
ٹردے نوں میں باہوں پھڑدی اتے سر قدماں اتے دھردی
اول آخر اتے ظاہر باطن وے میں حسن تیرے دی بردی
لبّھو شاہ تیرا شان ویکھ کے وے میں اپنے آپ نوں ہر دی

154

جے کرنی سی ایہو جیہی کیوں دید نظارا دسیا
اکوئی جھلک دکھا کے ماہیا میرا تن من سارائی کھسیا
میرے وچ کلاوے ناہیں دسے ہر ہر تھاں وچ رچیا
لبّھو شاہ میں ہجر تڑفدی سگوں تیر فراق دا کسیا

155

ڈاکو نین ماہی دے ڈھٹے میینوں دونویں آپئے ٹٹ کے
پلک دا بلم جگر وچ کھبا میں مساں مساں کڈھیا پٹ کے
بیداری دا لالچ دے کے میرے صبر نوں لے گئے لٹ کے
لبّھو شاہ دونویں غائب ہوے میینوں تڑفیندے نوں سٹ کے

156

چور محبت ماہی والی مینوں ستی نوں آپئی دھاکے
بے سُد پئی مینوں خبر نہ کوئی میرے اندر وڑگئی آکے
سُٹ بے چین تے صبر تسلی اوہنوں دونویں کھڑے اٹھا کے
جاگدی جے بانھ پھڑکے پچھدی لبّھو کیوں روندی پچھتا کے

157

پھل نے پچھیا بلبل کولوں کیوں خشک لباں منہ زردی
اکھیں دے وچ لالی دسدی توں ہجر کہدے وچ مردی
بلبل کہیا وجوگ تیرے وچ میں رو رو حاصل بھردی
لبّھو شاہ صبح توں نہیں ہونا وے میں رہاں کیرنے کردی

158

تھوڑی عمر کرے گل ہس کے موہنوں بولیا پھل نماناں
سچ بلبل میرارین بسیرا صبح مالی توڑلے جاناں
توں میں پتے ہور جو کجھ دسدا اساں سبھناں خاک سماناں
لبّھو شاہ ایویں بھل وچ روویں نہیں تیرا سدا ٹکاناں

159

ٹہنی اتے پھل پیا ہس دا آبلبل کرے نظارا
اکھیں چمے نال سینے لاوے کہے ہے میرا دلدارا
صد افسوس تیری زندگی تھوڑی توں اکدم دا ونجارا
لبّھُو شاہ صبح لیجائے مالی ایہہ سجھرا صدمہ بھارا

160

ہس ہس کے پھل کردا گلاں سن بلبل حسن سوالی
سچ میں نہیں سویرے ہونا مینوں توڑلے جاوگ مالی
آکر سیں توں گر یہ زاری جد ٹہنی ڈھیوئی خالی
لبّھُو آخر تو بھی چکھنی ایہہ کل نفسِ پیالی

161

اے پھل مینوں بھل دا نائیں جیہڑا ڈھائی میں ول ہس کے
ایہ تیرا خوش ہو کے ہسنا میرے دل نوں لے گیا کھس کے
ہاسا نہیں ایہہ تیر ہجر دا میرے جگر وچ ماریائی کس کے
لبّھُو شاہ تیرے در اُتے مر گئے کتے جا نہیں سکدے نس کے

162

عشق تیرے نے پنوں یارا اسیں شہروں باہر نکالے
تتی ریت تے تتی تڑفاں میری پیریں پے گئے چھالے
پلنگ اتوں کدی پیر نہ لاہیا تیرے عشق نے پائے کسالے
لبّھو شاہ اساں توڑ نباہی ہن تیرے تد حوالے

163

پنوں وچ کچاوے ستا کنیں سدغیب تھیں ماری
تیرے بدلے وچ تھلاندے کیتی گھائل جان پیاری
ابڑ واہیا اُٹھیا پنوں سب لتھی خمر خماری
لبّھو شاہ ہتھ واہندیاں گیاں اوہنوں جھلی اندھیر غبار

164

اڈ گئی ہوش نہ رہی تسلی اوہدے پیر نکل گئے صبروں
ہوش کدی بیہوش کدائیں ہویا بے خود ایسے خبروں
منتاں کرن نہ چھڈدے پلا اوہن کچھ ڈرائے تبروں
جھاک مصیبت پہنچیا لبّھو اون یارلبھا اوس قبروں

165

رات اندھیری مینوں تاہنگ ہے تیری وے میں لیساس جھٹ کلاوے
وہردیاں کنیاں میرے بھادیاں بنیاں نالے بجلی چمک ڈراوے
جھانجا وگدا کوئی پتہ نہیں لگدا نالے رستہ بھل بھل جاوے
لبّھو خیر چاپاوے مہینوال ملاوے میری عشق ولوں رہ آوے

166

مہینوالیا تیرے قول دی بدھی وے میں بیلے وچ کر لاندی
رات اندھیری کوئی پتہ نہیں لگدا اتے راہوں بھل بھل جاندی
نالے تارو نالے زور دی سردی تے جدائی جگر نوں کھاندی
لبّھو شاہ نہیں خوف مرندا مینوں تیری تاہنگ ستاندی

167

ٹوہ ٹاہکے کول بوٹے پہنچی جتھے روز لکا کے رکھناں
ٹولیا گھڑانہ لبھا مینوں اوہ بوٹا جاپیا سکھناں
کچا ڈھا سمجھیا دل نے ہن پیر پچھاں نہیں چکناں
جنہاں تلہ توکل بدھا لبّھو کی لگے نال پتناں

168

کچا گھڑا کھر ڈھیری ہویا اوہ بیٹھ پیا اس بوٹے
سمجھیا مڑنا نہیں مناسب متاں قولوں ہویئے جھوٹے
قولوں ہارے جنہاں یار وسارے اوہ جا جہنم لوٹھے
لبّھو شاہ جہیڑے بول دے پکے اوہ لین پریم دے جھوٹے

169

ہو دلیر ٹری ول دلبر سب خطرے خوف وسارے
مر جاون نوں سمجھیا سچا ایہہ جیون کوڑ پسارے
پڑھ بسم اللہ لیا نام یار دا پھر چھال جھناں وچ مارے
لبّھو شاہ قربان اونہاندے جہیڑے قولوں مول نہ ہارے

170

کھول کتاب تے ویکھ نجومی میرا ماہیا کہیڑے پاسے
ہجر اندر سڑ کوئلے ہوئے سانوں لوک کریندے ہاسے
وانگ دشمناں ظلم کماون سوہنے ہوکے دوست خاسے
لبّھو شاہ ہن کول نہ ماہی میں جیواں کس بھرواسے

171

کھول کتاب تے ویکھ نجومی میرا ماہی کد گھر آوے
سکدی نوں مینوں مدت ہوئی کدوں آ کے درس دکھاوے
اگ ہجر نے میرا جگر جلایا آ وصل دا پانی پاوے
لبّھُو شاہ اوہ گھڑی سلکھنی جد ماہی لے گل لاوے

172

کھول کتاب تے ویکھ نجومی کدوں آوے ماہی میرا
کیہڑے دیس تے کی کم کردا کتھے بیٹھا لا کے ڈیرا
جگر تپے میرا دید پیاسہ جیوں تپے سیکھ اُتے بیرا
لبّھُوشاہ ہووے مٹیوں سونا ماہی کرے کرمدا پھیرا

173

ویکھ چکور خوشی تھیں ہسیا جد چند ڈٹھا اوہن چڑھیا
رکھے تاہنگ میں پاواں جپھی پر جاوے مول نہ پھڑیا
پہنچن دی اوتھے جا نہ کوئی تائیں عاشق ہجر وچ سڑیا
چھڈ ہستی لبّھُو ہو جا نیست تینوں یار ملے گھراڑیا

174

ساتھیا مینوں ساتھ رلاویں وے میں ڈاروں کونج وچھنی
وچ پردیس گیوں چھڈ اکلی وے میں مار کے بھباں رُنی
راہ پچھاں تیرا جھاڑیاں کولوں اڑھ پاٹی ریشمی چُنی
ہجر تیرے نے پھوکیا لانبو لبّھو وانگ کباب دے بُھنی

175

ساتھیا مینوں ساتھ ملاویں وے میں کونج پئی بن ڈاراں
چھڈ کے ترگیاں سیاں مینوں وے میں کملی نعرے ماراں
آ ماہی آماہی کوکاں کدی ویکھ خراب خواراں
لبّھو شاہ دن حشر دے توڑی میریاں ایہوئی رہن پکاراں

176

ساتھیا تیرا ساتھ اڈیکاں وے میں بیٹھ تیرے وچ راہ دے
بھن کے تیلے میں اونسیاں پاواں آکھاں اونسئے مینوں راہ دے
میں ہی نہیں تیری پریت دی دکھیا کئی تڑف رہے وچ راہ دے
لبّھو شاہ جن ہستی پھوکی اونہوں بھیت کھلے اس راہ دے

177

ساتھیا تینوں پئی اڈیکاں تیرے راہ دے وچ کھلو کے
ہجر دے سیلے مینوں ٹکن نہ دیندے وے میں وقت گزاراں رو کے
لازم نہیں جے دُکھ اٹھاواں تیرے دردی باندی ہو کے
لبّھُو شاہ رٹھا ہو وے مناواں وے میں نین وچولے ڈھو کے

178

سیونی میں خُفتن ہوئی مینوں چھڈ کے ٹر گیا پیارا
کر گیا جان میری نوں گھائل مینوں دے کے اک نظارا
ہر ہردے وچ رچیا مچیا اتے ہے ہر ہر تھول نیارا
چھڈ ہستی لبّھُو لبھدائے وچوں کاہنوں باہر پھیریں آوارا

179

سیونی میں خفتن ہوئی منیوں چھڈ کے تر گیا میتا
غفلت ستی نی مین برہوں لٹی میرا صبر حیا گھن لیتا
ہتھیں اپنی آپ گھول کے نی میں زہر پیالہ پیتا
لبّھُو یار نوں کیکر مل سی جس جھگا چوڑ نہ کیتا

180

سیونی میں خُفتن ہوئی ماہی کر گیا توڑ وچھوڑا
جے سدھ ہندی روعرضاں کر دی اوہدا واگوں پھڑ دی گھوڑا
تن من جان کراں قربانی ماہی اجے بھی پاوے موڑا
لبّھو شاہ جنھاں یار وچھنے بھلا اوہ کد رووَن تھوڑا

181

سیونی میں خفتن ہوئی میرے ماہی نے چت چایا
ماہی باہجھ اکلی دیوے کون تسلی دِسے سارائی دیس پرایا
ماہی لبھدی پھر دی نی میں کسے نہ دھردی اوہنوں کسینے گلیں لایا
لبّھو سچ پکارا اوہنوں ملے پیارا جن جھگا چوڑ کرایا

182

سیونی میں خفتن ہوئی میرا ماہی رُس رُس نسدا
بے دوسی نال دھکا کردا اتے کوئی گناہ نہ دسدا
جیوں جیوں حال سناواں رواواں سگوں تیر جدائی کسدا
لبّھو شاہ اے بے پرواہی سانوں روندیاں ویکھ کے ہسدا

183

جے توں یاردے وہڑے جاناں کوئی سکھ طریقہ بھائی
دھکے مار گھروں کڈھ باہر ایہہ خوبی تے وڈیائی
یار دا بوہا تینوں دسدا ناہیں ایناں دوہاں نے دھوڑ مچائی
لبّھو شاہ اوہ دلبر پاوے جن ہستی خاک رولائی

184

جے توں یار دے وہڑے جانا پہلاں جان کولوں ہتھ دھوکھاں
حرص ہوا تے خودی تکبر ایناں چوہاں توں فارغ ہو کھاں
حد بے حد دے سر لت دے کے انحد اتے جا کھلوکھاں
لبّھو شاہ تد ملے پیارا نالے دوئی دا بوہا ڈھوکھاں

185

جد دا تیرا مکھڑا ڈٹھا میں شرم حیا سب روہڑے
اگا پچھا مینوں سارائی بھلا جد نین نیناں نال جوڑے
چرخہ بھنکے میں بالن کردیاں جے ماں کتایا لوہڑے
راہاں دے وچ رُلن پونیاں لبّھو پھوکدیاں میں گوہڑے

186

خودی گمان ہے فوج نفس دی نت رہیں ایہہ دے وچ رجھا
لیجائے تیری جندڑی لٹ کے پئے موت دا ڈاکو گُجھا
ایہہ تیرے کسے کم نہ آون جد آخری وعدہ پُجھا
گھر اپنا لبّھو آپ اجاڑیں کوئی سانبھ نہ سکدا دُجا

187

گھر اپنے دی خبر نہیں لیندا پھریں گھر گھر گلاں کردا
مِرگ وانگ تیرے وچ کستوری ایویں بھج بھج کھپ کھپ مردا
کر تلاش گھر دی پھڑ مرشد نوں ہو واقف اس سردا
لبّھو شاہ اوہ آخر اجڑے کوئی نہیں راکھا جس گھر دا

188

توڑ نہ ماہیا توڑ چڑھاویں میری تیں نال پریت پرانی
کُن فیکون پسارا کیتا ہوئی پیدا جند نمانی
الست کہیا میں بولیا کالو کر چیتے گل وہانی
باہجھ دماندے میں تیری بردی لبّھو توں بھاویں جان نہ جانی

189

میں کراں صلاحاں وچہ تیریاں راہاں جے آن ملے مینوں پیا
راہ پچھنیاں راہیاں رو دیاں دہایاں میرا ڈابو لیندا جیا
کدی آگھت پھیری مینوں تانگھ ہے تیری نہ بھاوے دو آ تیا
میں جندڑی واراں لبھو موڑ مہاراں ایہہ بڑا احسان جے کیا

190

سوہنا مکھ تے سخن رسیلے مینوں اکدم ناہیں بھلے
ہو روگن میں پھراں ڈھونڈیندی میرے وال گلے وچ کھلے
جیوں جیوں میں سمجھاں آن حسن دی مینوں ہجر اندھیری جھلے
ہار سنگار نہ بھاوے لبّھُو وے میں تیں بن پھوکاں چُلھے

191

ماہی سوہناتے میں کوہجی نی میں کس بدھ اس نوں بھاواں
ذاتوں ہینی پلے گن نہ کوئی نہ کوئی میں کی کریار مناواں
میری ول دھیان نہیں کردا نی میں لکھ وسیلے پاواں
لبّھُو شاہ ہو وے ابدی زندگی جے ماہی نوں گل لاواں

192

ماہی تیری بے پرواہی اساں سکھ چھڈے دکھ پائے
اوہ دکھ مینوں عید برابر جھیڑے ماہی ولوں آئے
ربا اوہ دکھ رہن سلامت جن باقی دکھ و نجائے
لبّھو شاہ دکھ ماہی والے اسیں رہڑدے پار لنگھائے

193

ماہی ساری دھرتی گاہی کوئی تیرے جہیانہ دسیا
جودسیا مطلب دا پورا دل نہیں کسے کول ٹکیا
تیرا نام ہے رحمت عالم رب وچ قرآن دے لکھیا
لبّھو شاہ در کھڑا سوالی مینوں دیہو درس دی بھچیا

194

بھل گئے ہوش حواس جگتدے جد مکھڑا ویکھیا نوری
سر اُتے تاج لولاکی سوہے اَتے سوہوے بھوری
ایہ بھی وصف آپدا ڈھا رہے ہر دم وچ حضوری
لبّھو شاہ تیرے در اُتے ڈگا کرو آس غریب دی پوری

195

ایسا آپ مجاہدہ کیتا سب مٹ گئی ہستی خاکی
نوردنور ہویا کل جسہ نالے کھلی دلے دی تاکی
غار حراوچ درشن ہویا نالے ہویا ملک ملاکی
لبّھو من عرفا تھیں واقف سر دھریا تاج لولاکی

196

ہن اوہ خبر نہیں کدّسی جھیڑا غار وچ ملیا آکے
پھر اوہ آن ملے جس ویلے پھڑ بہہ جاں چھپی پاکے
جس دن وقت معراج دا آیا پھرگئے سجن دل دھاکے
لبّھو شاہ جھڑا لبھدا پھر دا وہی ڈٹھا جاکے

197

اوس کنڈھے نوں ڈھا ہمیشہ جتھے آن اساں گھر پایا
کپر پینڈے لکھ گھمنگھیراں اوہ اج ڈھایا کے ڈھایا
لکھاں بیڑے ایتھے غارت ہوئے کوئی اُگھ پتال نہ آیا
لبّھو شاہ ٹر گئے بے آسے ایتھے کسے نہ جھگا پایا

198

توں ہستی نوں یار بناویں تینوں ایہہ نہ یار بناوے
اپنا آپ ڈھاوے نت جیونکر دریا بن نوں ڈھاوے
آخر تینوں وچ ئی ڈوبے کسے پار اُورار نہ لاوے
لبّھو شاہ ایہدا چھڈ دے پلا تینوں دلبر نظریں آوے

199

کوڑی ضد نوں چھڈ دے بھائی جہیڑا ضد کردا پچھتاندا
ضد کر بندر مٹھ نہیں چھڈ دا سر سو سو چوٹاں کھاندا
ضد کر بوٹ نہ وڑے آ ملنے پیٹھ پیراں مدھیا جاندا
لبّھو شاہ جس نے ضد چھڈی اوہ سوکھا وقت لنگھاندا

200

دلدا مینوں پتہ نہیں لگدا ایہہ کی کی دھندے کردا
عرش فرش کدی اجھے ملے کدی وچ سمندر تردا
ہو دلیر کدی مارے بڑکاں کدی وچ غمنا کی مردا
جو دل وچ دلیلاں ڈبا لبّھو اوستوں کاج نہ سردا

201

کی کی نال اساں نہیں ہویا اسیں کیکی رہے نہ جھل دے
سمجھ کے جھلا سنوں جھڑکیا بھائیاں اسیں نکلے مارے جھل دے
آکے تیرے اسی کامیں لگے مہیں چار موئے وچ جھل دے
ہجر ستائے اسیں ٹلے پہنچے لبھو پیڑ کناندی جھل دے

202

ماہی یار وساریں ناہیں وے میں حسن تیرے دی بردی
ہجر تڑفدی نہیں جھل دا کوئی وے میں رو رو ہوکے بھردی
عیب ویکھ میرے نہ ہٹ پچھے وے مین تڑف تڑف کے مردی
لبّھو شاہ جے توں جندڑی منگیں وے میں رتی عذر نہ کردی

203

ماہی یاروساریں ناہیں میری حسن تیرے جند مُٹھی
عشق قصائی پیا ہلا کرکے پھڑ بناں چھری دے کٹھی
ہجر مروڑی وانگ لبسمل تڑفاں اوہن کرد چلائی پٹھی
لبّھو رسیوں میرا تھاں نہ کوئی تیرا کی گھٹیا جے میں رٹھی

204

ماہی یار آرام نہیں دیندا مینوں یترا حسن لٹیرا
ہجر تڑف دے کھپ نیڑے ہوئے تساں دھریا پیر پریرا
بے پرواہی تیری ظالم پھاہی ان چج نہیں چھڈیا میرا
لبّھو شاہ گھت جھات کرم دی ہووے روشن چار چوفیرا

205

ماہی اگ فراق تیرے دی مینوں پل پل بل بل بجھدی
گھائل جان ہوئی دکھیاری بھلا ہور بنے کد رُجھدی
کانگ ہجر آپا دے جلی پئی میدے وانگر گجھدی
لبّھو شاہ ہن آن دکھائی جہیڑی مدتاں دی گل سجھدی

206

ماہی تیرا عشق انوکھا میرے لوں لوں دے وچ دھس دا
ہجر مروڑے تیرے گھائل کیتی میرے خون جگر تھیں رس دا
نیڑے ہو رو عرضاں کردی سگوں ہو پریرے نس دا
لبّھو شاہ ایہہ بے پرواہی سانوں روندیاں ویکھ کے ہس دا

207

ماہی وانگر پھاہی ماہی مینوں دے کے اک نظارہ
ہوش حواس تے صبر شکر توں اوہ کر گیا پار اُتارہ
خشک زمیں اتے پئی تڑف دی میرا کوئی نہ چلدا چارہ
لبّھُو شاہ کدوں آن خریدے میری ہستی دا ونجارہ

208

ماہی تیرے وچ وچھوڑے وے میں رو رو دیاں دہائی
دردر پھراں دیوانی ہوکے مینوں دُر دُر کرے لوکائی
ہجر فراق جگر نوں سل دا میری جان لباں تے آئی
لبّھُو شاہ کی چج جیون دا بری موتوں سخت جدائی

209

ماہی نہ کر بے پرواہی ایہہ حسن سدا نہیں رہناں
اکدم بلبل بھور پھلاں نے رل وچ شگوفے بہناں
آخر جُھلنے خزاں دے جھولے ایہہ صدمہ بلبل سہناں
لبّھُو شاہ جیوں ہڑ دریا دا اوپل وچ چڑھ کے لہناں

210

ماہی کیہڑی کھوہنے لتھوں میں جھلیں کاہ اولا ہنگاں
شام دی آئی مینوں لالی دھمی اتے ملن مستیتیں بانگاں
اٹھ اٹھ جان نمازی مسجد مینوں تتی نوں تیریاں تاہنگاں
لبّھو شاہ کیوں واج نہیں دیندا میں کھڑی مریندی چاہنگاں

211

ماہی تیرا جگت سوالی سب تیں ول سیس جھکاوے
گنگا گیا راگ یاتری کوئی کعبے قصد اٹھاوے
بت خانے کوئی مسجد مندر سب تیری خوشی مناوے
لبّھو شاہ کئی ہجر تڑف دے ماہی جھات کرم دی پاوے

212

ماہی توں لولاک دا مالک افلاک دا تیرا پایا
وچ قران دے رحمت عالم تینوں مولا نے فرمایا
ہجر ستایا نالے بیکس شوہدا میرے پلے نہیں سرمایا
لبّھو شاہ لئے راس غریبی میں در تیرے اُتے آیا

213

بھورا کالا اتے رات بھی کالی میںوں دے بھلیکھا لگھیا
دبے پیر گیا چپ کیتا سوہنا جا پریرے کھنگھیا
بھج کے مل میں کیتیاں عرضاں ماہی موہوں بول نہ ہنگیا
لبّھو منہ اتے سٹیا برقعہ جے میں دید نظارہ منگیا

214

بھورے لکھ جہان بناوے ایہہ بھورا اصل نرالا
ہر صفتوں موصوف ایہہ بھورا ان کیتا مات دو شالا
لکھاں تاریاں دے وچ روشن میرا ماہی بھورے والا
لبّھو شاہ ماہی بنیا بھورا ہویا دو جگ نور اُجالا

215

بھورے والیا موہنا ماہی توں موہ لیا تن میرا
کمخواب تے مشروب بُھلے جاں میں ویکھیا بھورا تیرا
کالے بھورے دیاں چمکاں کیتا روشن چار چوفیرا
لبّھو شاہ میںوں کملی کر کے کیتا جا بہشتیں وچہ ڈیرا

216

بھورا جرم کرم دا پورا ایہدا ہور نہ کوئی ثانی
بھورے والا کسے ورلا ڈٹھا کیتی بھورے خلق دیوانی
ذرہ ک بھورا منہ اتوں لاہوے اوہدی چمک جائے آسمانی
لاکے نیج لبّھو شاہ کیاوچوں شعلے پین نورانی

217

بھورا کالا اتے کالیاں زلفاں نالے دھیری اکھیں دی کالی
دند چٹے شرماوے بجلی کالی گھٹ وچ لشکن والی
لباں مثال یا قوت سرخ دے جاں جاپے شام دی لالی
لبّھو شاہ اونہاں درشن کیتا جنہاں ہستی دی نہیہ گالی

218

بھورا خاص توحیددا بنیاں اتے نال صفائی اُن کے
پہنیا ماہی پیّاں جگ وچ دھماں جد بکل ماری چھنکے
ابروں تیر چھٹے پلکاں دے میرے گئے جگر نوں پن کے
نہ جا بھنا لبّھو کھڑی پکاراں جائیں میریاں عرضاں سن کے

219

بھورا لے کے ماہی پار کھلوتا میں کوکاں اُرلی کنڈی
عیب ویکھ میرے نہ دیہہ پچھاوے میں آخر تیری بندی
لڑلگیاں دی لاج ہے تینوں بھاویں کملی کو ہجی مندی
ہو تیری در تیرے آیاں لبّھو خواہ چنگی خواہ مندی

220

اُرلے کنڈھے میں منتاں کر دی مینوں دسن یار پیارے
اوگن ہاری میں لنگھ نہ سکدی بنھے بیٹھی ماراں نعرے
نہ کوئی تلہ نہ پتن بیڑی مینوں کیہڑا پار اتارے
لبّھو شاہ کرے نظر کرم دی ماہی لاوے پکڑ کنارے

221

ہجر تیرے نے پھوکیا لانبو میرا جگر جلے دل تپیا
سڑدیاں رہن قیامت توڑی اوہ اکھیں جنہاں تکیا
دو ٹکڑے چند اک جھلک تھیں اوہ تاب نوں جھل نہ سکیا
لبّھو شاہ موسی گم ہویا نالے طور سڑیندا کھپیا

222

حسن تیرے دیاں سطراں وچوں جن مُوتُو اَقبَل پڑھیا
تسبی مالا بھلے بید کتاباں نہیں مسجد مندر وڑیا
حرص حواس گئیے ہو ودیا غش کھا قدماں وچ جھڑیا
لبّھو شاہ اوہ سگھڑ نہ مورکھ اوس پنتھ نرالا پڑھیا

223

حسن تیرے دا اک چمکارا سو سورج مدھم کر دے
حور پری غلمان فرشتے سب سر سجدے وچ دھردے
غوثاں ولیاں ہستی چھڈی نت بیٹھے ہوکے بھردے
لبّھو شاہ کوئی ورلا پہنچے سب راہ وچ سڑ سڑ مردے

224

حسن تیرے نے دھانگاں پایاں تیرا ہور نہ کوئی ثانی
اک جھلک زلیخا ویکھے اوہنوں بھل جائے ماہ کنعانی
ذرا اک مکھ توں لاہدے پردہ اوہدی چمک جائے آسمانی
لبّھو عرش فرش جل جائے رہے ثابت کیہڑی دانی

225

حسن تیرے دی پھری دہائی اتے گھر گھر ہوون گلاں
کتے ڈھونڈنیدی وچ تھلاں دے کتے رات ادھی وچہ جھلاں
لبھ دے کتے پنجہ وچ وڑکے اتے کتے لہایاں کھلاں
لبّھو شاہ کتے ہیٹھ خنجر دے کتے سر نیزے جیوں ڈھلاں

226

حسن تیرے دا سب جگ طالب توں کرنائیں جومن بھاوے
کئی ڈگے راہ ہجر تڑف دے کتے جہات کرم دی پاوے
سوہنیاں دے ول تک دا ناہیں کتے کوہجیاں لئے کلاوے
لبّھو شاہ تیری بے پروائیوں مینوں ہرویلے ڈر آوے

227

حسن لوٹیرا تیرا ماہیا جن سارائی عالم لٹیا
بدن کسیدا کیڑیاں کھاہدا کوئی وچ کھوہے دے سٹیا
پا بھیے کوئی راہ وچ جھگڑی اوہنوں وسدے شہروں پٹیا
لبّھو کربل وچ کسے دا بند بند خنجر نال کٹیا

228

حسن تیرے نے سب جگ موہیا ایہہ ایسا حسن دلارا
مچھی نگل لیا کسے تائیں سر کسے دے چلیا آرا
پیتی زہر کسے راہ تیرے وچ پھٹ ہو گیا جگر دوپارا
لبّھو شاہ کسے کربل جا کے اتے رخت لٹایا سارا

229

حسن تیرے دی اک جھلک تھیں کئی زاہد لین نظارے
اک پل اندر ہوش گواون اتے وحشی ہوون سارے
مشل مسلہ جد قائم ہووے پھر لوٹا لاٹاں مارے
لبّھو شاہ تصور تسبی وچ موتو دے چمکارے

230

حسن تیرے تھیں دن گم ہوئے جے ویکھے تیریاں چمکاں
دن دیاں رشماں دا رنگ اکو اہدیاں رشماں نے کئی قسماں
ذرہ ک ذرہ ظاہر ہووے اوہ گھائل کرے کئی جسماں
جو گل ہستی چھڈیاں بندی لبھّو نہیں بندی وچہ اسماں

231

حسن تیرا جد ظاہر ہویا تد ملکاں نوں خبر نہ کائی
حکم سیتی اونہاں سجدہ کیتا جھڑی اصلی خبر نہ پائی
سمجھ دا جے ابلیس ایہہ اوہو کدی کردا نہ کوتاہی
تیک قیامت لبّھو سر نہ چکدا وہ دیندا پیا دہائی

232

حسن تیرے دیاں خونیں لہراں ایہدے اگے کوئی نہ اڑ دا
جو آوے سو روہڑ گواوے ہے زور بڑا ایہدے ہڑھ دا
تلا ملا اوہدا پٹ لیجاوے جہیڑا ٹھاٹھ دے اگے چڑھدا
لبّھو شاہ منظوری اس دی جیہڑا قلب سلامت کھڑدا

233

حسن تیرے دی اک جھلک تھیں پئے ذرہ کسینوں جھاتی
حرص ہوس اتے خودی تکبر لائے چوہاں نوں بال چواتی
کُٹھے وانگ کبوتر تڑفے نت پھرے جگر نوں کاتی
لبّھو لوڑ نہ رہی خضر دی نہ خضر دی آب حیاتی

234

حسن تیرے دیا ں فوجاں اکھیں ایہہ ول چھل کر کے مارن
کر وحشی کتے جگ وچ رولن کتے بیلے مجھیاں چارن
کڈھ شہروں جھگی پار پواون کتے جندڑی نیں وچہ ہارن
لبّھو شاہ ایہہ ڈوبن وچ کوئی ورلا پار اتاران

235

حسن دی فوج دے مہرے اکھیں ایہہ ہر کم دے وچ شامل
اصلی ہین ایہہ دلدیاں نوکر کم کردیاں چڑھکے چامل
جتول تکن ذرا نال غور دے چھڈ زہد بہن جھیڑے عامل
لبّھو شاہ اکھیں پار لنگاون جے مل پئے مرشد کامل

236

حسن اگے ہوئے دیدے نیویں نت رہن غلامی کردے
ویکھ ویکھ ایہہ رجدے ناہیں ہوے باہجھ دماندے بردے
پھسے ہوئے ہن چھٹ نہیں سکدے ہوئے نوکر اوسے دردے
جھیڑے نین حسن دے پھٹے لبّھو نا اوہ گھاٹ نہ گھر دے

237

حسن نے اکھیں کیتیاں قابو اوہ ویکھن گیاں اڑیاں
جا اڑیاں پھر مڑ نہ سکیاں سگوں آواہدے نوں پھڑیاں
کھڑیاں رہن برف وچ بھاویں تاں بھی آکھن بیڑیاں سریاں
لبّھو شاہ سے ملدیاں جھڑکاں اوہ رہن بوہے اتے کھڑیاں

238

نین حسن دے ہر دم نوکر جہیڑے ویکھنوں ذرہ نہ ہٹ دے
طعن ملامت بھاویں کرے زمانہ اوہ سبھے سراتے کٹ دے
ہنجواندی مرہم لون جگر نوں جہیڑے زخم حسن دی پھٹدے
لبّھو شاہ گھر گھاٹ نہ جوگے جہیڑے موئے حسن دی سٹ دچ

239

نین حسن دے سدا پجیاری نت درس دی بھچیا منگ دے
ملکے واٹ اتھائیں بیٹھے جس راہ تھیں سوہنے لنگ دے
مچھی وانگ تڑف دے رہندے ڈنگے ہوے حسن دے ڈنگ دے
جہیڑے نین حسندے زخمی لبّھو نہ اوہ ساک نہ انگ دے

240

نیناں نوں دس کی ہتھ آوے پیئے کھرا حسن دا نپ دے
بید پڑھے کوئی کرے وظیفہ ایہہ جاپ اوسے دا جپ دا
سوہنے بے پرواہی کر دے سگوں ہور ودھیرے تپ دے
لبّھو شاہ سر جھلن ملامت نت مفت بری وچ کھپ دے

241

اکھیں نوں کدی بھلنا ناہیں جہیڑا ڈٹھا نے حسن دلارا
چھڈ حیرانی اتے سدھ بدھ کھوہی اوہن دے کے اک نظارا
حرص ہوس نالے موہ مایا دا پھڑکیتا چُور منارا
دید پیاسیاں اکھیں رون قبر وچ لبّھو آوے نظر پیارا

242

حسن جاگیر کسے دی ناہیں ایہہ ناہیں کسے کول ٹک دا
مینہ دے وچ نہ ورہدا سنیاں نہیں ہڑھدے اگے رُڑدا
ایہہ وچ زمین دے اگے دا اتے نہیں ہٹیاں وچ وکدا
لبّھو شاہ سدا رہن نہیں دیندا ایہہ ہے وچولہ وچ دا

243

دلبر یار سدا نہیں جھلنے ایہہ جھولے حسن لہردے
نال غریب محبت کریئے نہیں جھڑکیئے نال قہر دے
بھور پھلاں اکدم دا میلا پرخالی صحن سحر دے
لبّھو شاہ ایہہ گل سفنے دی کیوں دیدے بھرے زہردے

244

دلبر یار فراقاں دے وچ دل کھا غوطے پیا روندا
مغز دا پانی ہو راہ اکھیں دے اتے پلک دے آکھلوندا
دل پھڑ کے ہتھ تار ہجر دی نت موتیاں وانگ پروندا
کرڑا زخم جدائی لبّھو میرا خون حسن دا چوندا

245

شکل نورانی اتے اکھ مستانی لے فوج حسن دی چڑھیا
اگے اسیں ہجر دے لوٹھے سوہنے بال مواتا پھڑیا
وضحیٰ مکھڑا اتے زلف لیل دی اوہن رخت میرا لٹ کھڑیا
لبّھو شاہ اسیں کون کمینے جگ ہجر تیرے وچ سڑیا

246

کہہ زبانی تن من سارا دھن مرشد اگے ڈھویا
گلیں تن نوں نال جوڑیا من وکھرا کر کے سویا
گھر سانجھا گنڈھ وکھری رکھے اوہ خادم کدی نہ ہویا
لبّھو شاہ اوہدی عمر اکارت اوہ انت سمے بہ رویا

247

دل تیرا ہے نوری شیشہ ایہدے وچ نہ غیر بھاویں
یار کولوں ہو جائیں پستہ توں جے راہوں بھل جاویں
یار بنا کوئی نظریں آوے توں اس نوں مار اڈاویں
لبّھو شاہ کر صاف دلے نوں توں ہر تھاں یارنوں پاویں

248

اُسدے نال نہ رکھ محبت جہیڑی چیز ہووے ساہ والی
آخر نوں کسے کم نہ آوے ایہہ پریت ہے خواب خیالی
کرے جدائی توں اوکھا ہوویں اج ویلا رکھ سمبھالی
لبّھو شاہ اوہدی رکھ محبت جہیڑی ہستی ساہ تھیں خالی

249

کُڑیاں آن لیلی نوں کہیا تیرے یاردا درشن پایا
کالا رنگ تے شکل ڈراؤنی توں کی کلنگ گل لایا
عقلوں ہینا اوہدا پنجر کھڑ کے سانوں ویکھدیاں ڈر آیا
لبّھو شاہ کوئی ہور شہزادہ تیرے دل نوں مول نہ بھایا

250

مجنوں کالا اتے کرشن بھی کالا اوہن سے سخیاں بھرمایاں
ہر دم رہن کاہن دے گردے اوہناں در اُتے جھگیاں پایاں
ہجر وچ سڑ کے ہویا مجنوں کالا اوہدیاں عرش فرش روشنایاں
لبّھو شاہ میں کوہجی لیلی جیہڑی قیس دے عشق وکایاں

251

مائے روگ برہوں دا لگا ایہدا دارو دیدنہ کوئی
آکھن دانے ہے فرض روگی دا چڑھ کوٹھے دے دُہائی
وید میرا میری مرض نہ ویکھے اوہ کردا بے پرواہی
لبّھو شاہ میں صحت پاواں ماہی دیدی دے دہائی

252

مائے روگ برہوں دا لگا مینوں اٹھو پہر ستاوے
آلقمان کرے میری کاری اوہ کوئی پتا نہ پاوے
میرا حال زلیخا ویکھے اوہ رو رو کے مر جاوے
لبّھو شاہ میرا دید ہے دارو جے ماہی کم کماوے

253

مائے وچ فراق ماہی دے مینوں ہور نہیں کجھ سجھدا
ہجر دی اگ بھنبا کہ چھڈے دل وانگ کباب دے بھجدا
موڑ کے دل نوں لاواں گلیں باتیں بھیڑا نہیں کسے بنے رُجھدا
لبّھو شاہ منظور غریبی نہیں ہکدا دھکا پجدا

254

مائے درد فراق ماہی دے اسیں بال پنجہ وچ پائے
اوڈھاں والے بھی گئے چیت دے اوہ مڑ ساون گھر آئے
مدت گزری میں پند اڈیکاں میرے سوہنے کیوں چرلائے
لبّھو شاہ کوئی خبر لیاوے میرا کیہڑا قاصد جاوے

255

ماہی بے پرواہی کردا ایویں پل پل میں نال رسدا
جاں رسدا بلے ہجر النبا میرا جگر جلے دل کھس دا
کول رہے ماہی جدا نہ ہووے میرا جدا ہویاں دل کس دا
لبّھو شاہ بھاویں جھڑکاں دیوے دل پھیر اُوسے ول کھس دا

256

ساقی میں قربان تیرے نوں مینوں بھر کے جام پلاویں
پینیدیاں ہون حواس معطل میرے دل وچ آن سماویں
اندر باہر صفائی ہووے مینوں ہر تھاں نظریں آویں
لبُھو ایہہ احسان وڈیرا میری ہستی پھوک جلاویں

257

زلف تیری جیوں رات اندھیری وچ لکھاں چمکن تارے
ہر دل وچ لکھ ناگ زہریلے جھیڑا میں ول ڈنگ اُلارے
دِسنائیں توں مینوں کدی کدائیں مینوں دسن مخالف سارے
لبّھو شاہ میں جندڑی واراں کدی آون نظر پیارے

258

زلف سیاہ وچ سرخ ستارے اتے تکھڑے نین نکیلے
متھا دمکے جیویں چند چودہویں ہونٹھ سرخ یا قوت رنگیلے
بجلی دا لشکار دنداں تھیں موہوں بولے سخن رسیلے
ویکھ ویکھ لبّھُو عاشق جل دے جیوں جل دا تیل پتیلے

259

بھواں کمان یا دھنکھ رام دا جنھوں آکھن پینگ ایانے
تیر پلک ہونکلیا جس دم اوہن مارے لاکھ سیانے
ہو زخمی کئی در اتے تڑفن ہووحشی پھرن نمانے
نہ کوئی ویر وروودھ لبّھُو شاہ ایویں مارن زور دھگانے

260

پیچ زلف اک ننگا ہووے اوتھوں رات پئی شرماوے
اک پیچ اوہدا زخمی دل نوں پھڑ پیچ ہزاراں پاوے
پیچ بدھا دریا ہجر وچ پیا ڈبدا غوطے کھاوے
لبّھُو شاہ جو بدھا پیچ وچ اوہنوں اگ پتال نہ آوے

261

زلف زنجیر یاردا گل وچ اوہن قابو کیتا پھڑ کے
لٹ لیا میرا دیس دلیدا اوہدی فوج حسن دی چڑھ کے
ابروؔں تیر پلک دا لگا میرے وچ جگر دے رڑ کے
لبّھو شاہ سکا چربی گوشت ہن خالی پنجر کھڑ کے

262

زلف دا جال وچھا کے دلبر وچ چوگ حسن دی سٹ کے
لا کے پھاہی تکے چار چوپھیرے اوہ بیٹھا پچھے ہٹ کے
چوگ ویکھ کے پنکھی دلدا اوہ جا پیا پروٹ کے
لبّھو شاہ اوہ پھڑ کے دلنوں پھر لے گیا پھاہی ٹپکے

263

زلفاں دے وچ سرخ ستارے پئے نور و نور دمکدے
تارے شرم کھان آسمانی جہیڑے کالی رات چمک دے
عاشق کر دے ڈھال جگر دی اتے جھلدے تیر پلک دے
لبّھو شاہ کتے سر کٹوائے کتے سولی نال لمک دے

264

زلف لیل اتے شمس مکھڑا تیرے سراتے تاج لولاکی
در تیرے اتے سجدہ کردے سب نوری ناری خاکی
شوق شرابوں اک دیہہ پیالا تو ہیں کوثر دا ساقی
لبّھو شاہ دی مٹ جائے ہستی پھر کھلے کرمدی طاقی

265

دند چٹے بھروٹے کالے اتے سر اتے خونی چھتے
تن من جان کراں قربانی جے سوہنا میں ول وتے
دلبر وچ کلاوے نائیں دسے ہر ہر ڈالی پتے
لبّھو شاہ ہووے مٹیوں سونا اک جھات کرم دی گھتے

266

زلف دے لوبھی نین کھلوتے اوہ لٹ حسن دی چاون
جتھے چڑی نہ پھڑکن پاوے اوتھے پلک دے تیر چلاون
بنھ مورچہ ایہہ کرن لڑائی بھاویں اپنا آپ کہاون
لبّھو شاہ جتھے جاکے چمڑن اوتھوں پرت پچھاں نہ آون

267

زلف دے ول وچ آئے دیدے کتے جانہیں سکدے ہلکے
چوٹاں سہندے نہیں پچھے ہٹدے نت کھڑے رہن پڑمل کے
ایسے پھسے نہ واہ نکلن دی اوہ گھیرے زلف نے ول کے
تانگھ رکھن منظوری والی لبّھُو اج ہووے یا بھل کے

268

زلفاں نے اکھیں نوں لٹیا دن دیویں مارن دھاڑے
پیچاں دے نال مشکاں بدھیاں اکھیں رو رو کردیاں ہاڑے
حسن اگے اکھیں دعوے کیتا ساڈے زلفاں رخت اجاڑے
لبّھُو رل گئے حسن تے زلفاں پئے اکھیں نوں ہور پواڑے

269

زلفاں ایدھر اودھر گھٹ کالی دونوں کردیاں طعن تنوڑاں
لِشکن دند جیوں شام گھٹاں وچ کدے بجلی چمک مروڑاں
اک چمک دن جھل نہ سکے کتے ڈھونڈے لگن نوں کھوڑاں
لبُھُو شاہ سوہنا ذرہ ک ہسے کرے گھائل لکھ کروڑاں

270

ماہی یار و ساریں ناہیں وے میں حسن تیرے دی بردی
ہجر تڑفدی نہیں جھل دا کوئی وے میں رو رو ہوکے بھر دی
عیب ویکھ میرے نہ ہٹ پچھے وے میں تڑف تڑف کے مردی
لبّھو شاہ جے توں جندڑی منگیں وے میں رتی عذر نہ کردی

271

اپنی جان دا فکر نہ کیتا تیرے عشق نوں سچ کر جاتا
کچا گھڑا ہیٹھ بوٹے دے کھریا میں وصفاں نال پچھاتا
خوف کراں متاں جنبش کھائے میرا تیں نال نازک ناطہ
لبّھو شاہ دیہہ دکھاں دی ساجی لکھے دکھاں دے لیکھ بدہاتا

272

ٹھکا وگ داکوئی سر نہیں لگدا نالے بارش زور دی ورہدی
رُت سیالا پیندا زور دا پالا دیہ سنگڑ گئی نال سردی
ہس تھکیاں بھائیں نہیں چلدیاں وائیں تیری دید پیاسی مردی
لبّھو کرم کماویں آدرس دکھاوئیں ماہی تیرے تارے تردی

تمت بالخیر

دو نایاب کُتب

منصف بے بدل حضرت لبھو شاہؒ کی دو اور تصانیف مجموعہ کافیاں وغزلیات اور ہیر رانجھا بھی عنقریب مشتاقان دیدار جمال نبوی کی خدمت میں زینت طبع سے آراستہ ہو کر مطبوعہ گر ہونیوالی ہیں تشنگان جمال ان کے جام وصال سے لطف اندوز ہونے کے لے شوق سے انتظار فرماویں۔
علاوہ ازیں سجادہ نشین فیاض احمد صاحب قادری نوشاہی نے حضرت سائیں لبھو شاہؒ کی سوانح حیات پر قلم اٹھائی ہے۔ لہذا جن حضرات کو جو اور جتنا حضور کے کشف، کرامات، تعلیمات اور ارشادات عالیہ کا علم ہو صحیح طور پر پتہ ذیل پر بھیجیں تا کہ یہ کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچ سکے۔

خوشخبری

پنجابی ہندی فارسی کے مائیہ ناز شاعر و دریائے معرفت کے خواص **حضرت سیّد محمد ہاشم شاہ** قدس سرہ العزیز کی معرکہ آرا تصانیف براعظم ہندو پاکستان بالخصوس خطہ پنجاب کا کون ایسا فرد بشر ہے جو حضرت سیّد محمد ہاشم شاہؒ کے نام نامی اوران کے شیریں کلام سے واقف نہیں آپ کے کلام معجز اثر کا ایک ایک مصرعہ بلکہ ایک ایک لفظ تصوف و معرفت کے وہ نایاب موتی ہیں جن کی قیمت زمانہ ادا نہیں کر سکتا۔
مدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ کوئی کتاب حضرت سیّد محمد ہاشم شاہؒ کی طبعہ ہو کر اہلِ درد حضرات کے لے شمع راہ کا کام دے اور عصرِ حاضر کے تشنگانِ جمال بنوی صلعم بھی انکے جمال وصال سے لطف اندوز ہوں۔ سو الحمد اللہ کہ اب یہ کمی بہت حد تک پوری ہو چکی ہے اور مصنفؒ کی مندرجہ ذیل کتب طبع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔
پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ پاکیزہ انسانی فکر عشق و محبتِ حقیقی کی کونسی بلندیوں پر پرواز کرتا رہا ہے۔ کیونکہ کسی ولی اللہ مرد کامل کی تصانیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر انسانی وجود میں اس قدر رہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے بلکہ از خود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصانیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

☆ **سی حرفی**: در مدح پیران پیر دستگیرؒ
☆ **شجرہ شریف** عالیہ قادریہ نوشاہیہ ہاشمیہ
☆ **گنج اسرار**: مجموعہ سی حرفی ہائے
☆ **معدن فیض**: مجموعہ مدحیات ومناجات محی الدینؒ
☆ **تذکرہ ہاشمیہ**: سوانح حیات حضرت محمد ہاشم شاہؒ
☆ **شیریں فرہاد**

☆ سوہنی مہینوال ☆سسی پنوں

نوٹ: علاوہ ازیں حضرت شاہ صاحبؒ کی مندرجہ ذیل کتب زیرِطبع ہیں جن کا گرمشتاقان دیدار نے اسی شوق سے مطالبہ کیا جیسا کے پیشتر کرتے رہے ہیں۔تو طباعت کا کام انشائاللہ الرحمان بہت جلد پورا ہوسکے گا۔

☆**مصباح العارفین:** اُردو ترجمہ گیان پرکاش
☆ **گنج معانی:** اُردو ترجمہ فقرنامہ فارسی
☆ **مجموعہ غزلیات**
☆**حدیقہ اذکار:** اُردو ترجمہ چہار بہار فارسی
☆ **گنج مخفی:** اُردو شرح دیوان فارسی
☆**فقرنامہ فارسی**
☆**منبع اسرار:** اُردو شرح مثنوی
☆**محمود شاہ غزنوی**
☆**دیوان فارسی**
☆**مثنوی فارسی**
☆**چہار بہار فارسی**
☆**دوہڑے ڈیوڑھے:** سیّد محمد ہاشم شاہؒ
☆**گیان پرکاش**
☆**پوتھی حکمت ہاشم شاہؒ**
☆**سوانح حیات:** حضرت لبّھو شاہؒ